# خُدا کی شریعت

دس احکام کے متعلق
شخصی مطالعہ کا کورس

اس کتاب کا اصل متن، کمیشن برائے سپیشل منسٹریز، وسکونسن ایونجیلیکل لوتھرن سنڈ کی انسٹی ٹیوشنل منسٹریز نے تیار کیا۔

ترجمہ : جناب پادری شمشاد جان مارٹن صاحب

نظرِ ثانی : ناصر ہارون (ایریا ڈائریکٹر پاکستان کیمپس کروسیڈ فار کرائسٹ ساہیوال)

کمپوزنگ: جناب امجد مشتاق صاحب

حق طبع محفوظ: 2001

طباعت: نومبر 2019

اشاعت: پنجم

ملٹی لینگویج پبلیکیشن آف وسکونسن ایونجیلیکل لوتھرن سنڈ۔

سرورق اور سیاہ و سفید خاکوں کی تصنیف مسٹر گلین مائیرز نے کی۔

اِن خاکوں کی تالیف کے حقوق، بحق نارتھ ویسٹرن پبلیکیشن ہاؤس، محفوظ ہیں۔

ڈہری واوین، ” “ میں درج آیات بائبل مقدس سے لی گئی ہیں۔

بارھویں کتاب

# فہرست مضامین

پیش لفظ ........ 1

پہلا باب
شریعت کی وسُعت ........ 3

دوسرا باب
شریعت کی پہلی لوح ........ 21

تیسرا باب
شریعت کی دوسری لوح - حصہ اوّل ........ 45

چوتھا باب
شریعت کی دُوسری لوح - حصہ دوئم ........ 67

پانچواں باب
دس احکام کی تعمیل کرنا ........ 85

تشریحات ........ 99

امتحانات کے جوابات ........ 105

آخری امتحان ........ 107

# پیش لفظ

یہ کتاب دس احکام کے متعلق ہے جو اس دُنیا کے ہر انسان کیلئے خُدا کی شریعت ہے۔ اس میں آپ سیکھیں گے کہ خُدا ہماری زندگی کیلئے کیسی خواہش رکھتا ہے؟ اور اُسکی خواہش کے مطابق زندگی بسر کرنے کیلئے وہ ہماری مدد کس طرح کرتا ہے؟۔

ہر باب کے آغاز میں چند مقاصد تحریر کیے گئے ہیں جن پر ایک چھوٹے ستارے (☆) کا نشان ہے۔ ان تمام مقاصد کا بغور مطالعہ کریں تا کہ آپ باب میں موجود مضمون کو جان سکیں۔ چند سطور کے مطالعہ کے بعد آپ کچھ سوالات کے جوابات خالی جگہ پر تحریر کریں گے تا کہ ہر باب کے آخر میں موجود امتحانی جوابات لکھنے کیلئے آپ تیار ہو سکیں۔

جب آپ ہر صفحے پر سوالات کے جوابات لکھ چکیں تو آپکو ایک صفحہ نمبر لکھا ملے گا جہاں سے آپ دیئے گئے جوابات کی پڑتال کر سکتے ہیں۔ اگر آپ اُس صفحہ کو دیکھیں تو اس کے آخر میں جوابات لکھے ہوئے ملیں گے۔ اپنے جوابات کی پڑتال غور سے کریں اور غلطیوں کی درستگی کر لیں۔ آگے پڑھنے سے پہلے اس بات کا یقین کر لیں کہ آپ تمام سوالات و جوابات سمجھ چکے ہیں۔

ہر باب کے آخر میں ایک حصہ ہے جس پر یہ تحریر ہے "اپنی بائبل مُقدس پڑھتے وقت" اُس صفحہ پر ان تمام واقعات کے متعلق حوالہ جات درج کئے گئے ہیں جن کا ذکر کتاب میں کیا گیا ہے۔ ان واقعات کو بائبل مُقدس میں سے ضرور پڑھیں۔

کتاب کے آخر میں موجود امتحان کو مکمل کرنے سے پہلے پچھلے تمام ابواب کے امتحانات کا بغور مطالعہ کریں تا کہ کتاب کے آخری امتحان کیلئے آپ تیار ہو سکیں۔ آخری امتحان مکمل کر کے اس کتاب کے آخری صفحہ پر درج پتہ پر بذریعہ ڈاک ارسال کریں یا متعلقہ شخص کو دیں۔

نوٹ: برائے مہربانی کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے ہاتھ اور منہ ضرور دھوئیں اور دُعا سے مطالعہ کا آغاز کریں۔ خداوند آپ کو برکت دے۔ آمین

خُدا نے موسیٰ کو دس احکام کی لوحیں دیں

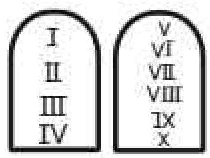


# پہلا باب

# شریعت کی وسُعت

آپ نے ضرور دس احکام کے متعلق فِلم دیکھی ہوگی اور اس فلم کے کچھ خاص مناظر بھی آپکو یاد ہوں گے مثلاً دریائے نیل کا خُون بن جانا یا بحرِ قلزم کا دو حصّے ہوجانا وغیرہ۔ واقع ہی یہ ایک زبردست فلم ہے !

لیکن دس احکام کی اہمیت اُس فِلم سے کہیں بڑھ کر ہے کیونکہ دس احکام درحقیقت خُدا کی شریعت ہے جو موسیٰ کی معرفت کوہِ سینا پر دی گئی۔ موسیٰ پتھر کی دو بڑی لَوحیں اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے کوہ سینا سے اترا جن پر خدا نے اپنے احکام کندہ کیے تھے تاکہ لوگ اُن کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔

اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح لوگ خُدا کی شریعت یعنی دس احکام کے متعلق جان سکتے ہیں اور کس طرح خدا نے شریعت پہلی بار دی؟ اور کیوں دی؟ اس باب کے آخر تک آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ یہ بتا سکیں کہ کون سی دو چیزوں پر خدا نے شریعت کو تحریر کیا ؛

☆ یہ بتا سکیں کہ کیوں خُدا کو شریعت دو بار تحریر کرنا پڑی ؛ اور

☆ یہ بتا سکیں کہ شریعت دینے کے خُدا کے تین مقاصد کون سے ہیں؟۔

جب ہم دس احکام کے بارے میں سوچتے ہیں تو اکثر ہمارے ذہن میں یہی آتا ہے کہ وُہ پتھر کی دو لوحوں پر تحریر ہیں۔ مگر خُدا نے اُنھیں کسی اَور جگہ بھی تحریر کیا یعنی اُس نے اِن احکام کو سب سے پہلے انسانی زندگی پر تحریر کیا۔

دُوسرے الفاظ میں دنیا میں تقریباً ہر شخص چوری کرنا، قتل کرنا وغیرہ کو غیر واجب سمجھتا ہے کیونکہ جب خُدا نے انسان کو بنایا تو انسانی زندگی سے خدا کے احکامات یعنی شریعت کا اظہار ہوتا تھا اور اب بھی ہوتا ہے چاہے وہ خدا کو جانتا ہے یا نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت و شبیہ پر بنایا۔ صورت و شبیہ کا

مطلب ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی فطرت پر بنایا اور اپنی تمام صفات انسان میں رکھیں اس لئے انسانی فطرت میں خدا کی شریعت پہلے ہی سے موجود ہے اور خدا انسان سے اچھے کردار کی توقع رکھتا ہے۔اس لیے انسانی فطرت اور خدا کی شریعت میں ہم آہنگی موجود ہے۔

1۔ خُدا نے انسان کو اپنی فطرت پر بنایا اس لئے انسانی فطرت میں خدا کی .................. پہلے سے ہی موجود ہے۔

2۔ خدا کی تمام .................. ہمارے اندر موجود ہیں اس لئے خُدا ہم سے اچھے کردار کی توقع کرتا ہے۔

3۔ انسان کی فطرت میں شریعت پہلے سے موجود ہے چاہے انسان .................. کو جانتا ہے یا نہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 8 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

لیکن ایک وقت آیا کہ خدا اور انسان کی فطرت میں تضاد آ گیا۔اس لئے خدا کی فطرت اور انسان کی فطرت کے تضاد کو گناہ کہتے ہیں یعنی انسان گنہگار اور خدا کی

شریعت سے باغی ہو گیا۔ اِس طرح انسان کی زندگی سے خدا اور اس کی شریعت کے متضاد کاموں کا اظہار ہونے لگا۔

اسے ذرا اس طرح سوچیں۔ فرض کِیا کہ آپ کسی عمارت کے مالک ہَیں اور اُس عمارت کی ایک دیوار پر دس احکام لکھے ہوئے ہَیں۔ اور آپ نے اُس دیوار پر کیچڑ پھینکنا شروع کر دِیا ہے۔ آپ جتنا زیادہ کیچڑ اُس دیوار پر پھینکتے جائیں گے ان احکام کو پڑھنا اُتنا ہی مشکل ہوتا جائے گا۔

ہم اپنے گناہوں سے اُس فطری شریعت کے ساتھ جو ہمارے دلوں پر لکھی ہوئی ہے یہی کچھ کر رہے ہیں۔ جتنے زیادہ گناہ ہم کرتے ہیں اُتنا ہی زیادہ کیچڑ ہم اُس دیوار پر پھینکتے ہیں۔ اسی وجہ سے وُہ احکام بہت جلد ہماری زندگی سے اوجھل ہوتے جاتے ہیں اور ہم ان احکام کو پڑھنے یا اپنی زندگی سے ان کا اظہار کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

کیا آپ کی زندگی میں بھی ایسا ہی ہے؟۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی زندگی میں کچھ گڑ بڑ ہے؟ اور جو غلط کام آپ سے ہوئے ہیں وُہ سب خُدا کے

حکموں (شریعت) کے خلاف تھے لیکن پھر بھی آپ نے وہ کام کیے۔ پہلی دفعہ آپ نے اپنے آپ کو واقعی گنہگار سمجھا ہوگا۔ اور آپ کے ضمیر نے بھی آپ کو ملامت کیا ہوگا۔ لیکن جب دوسری اور تیسری بار آپ سے گناہ ہوا تو کیا پھر آپ نے خود کو قصوروار ٹھہرایا؟۔

چوتھی، پانچویں اور چھٹی بار گناہ کرنے سے کیا ہُوا؟۔ اَب آپ نے خود کو قصوروار ٹھہرانا چھوڑ دیا۔ دسویں بار تک آپ یہ قیاس کرنے لگے کہ کسی کو یہ سوچنے کی کیا ضرورت ہے کہ جو کچھ میں نے کِیا گناہ ہے۔ یوں آپ اسے اپنی کمزوری سمجھنے لگے اور یہ کمزوری بڑھتی گئی اور آپ گناہ کی گندگی میں بڑھتے ہی چلے گئے۔ آپ نے گناہ کے کیچڑ کو کافی مقدار میں اُن احکام کے اوپر پھینکا اور اِس طرح آپ کی زندگی میں خُدا کی شریعت گناہ کی کیچڑ میں چھپ گئی۔

4۔ گناہ کے سبب بنی نوع انسان کی زندگیوں میں موجود..................... گناہ کی کیچڑ میں چھپ گئی۔

5۔ کسی حکم کے خلاف ہم جتنا زیادہ چلتے ہیں اتنا ہی زیادہ گناہ کا ................ ہم

اُس حکم کے اوپر پھینکتے ہیں۔

6۔ کچھ عرصے کے بعد ہماری زندگیوں میں.................. کا احساس نہیں رہتا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 10 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

خُدا نہیں چاہتا کہ نسلِ انسانی اُس کے حکموں کو نظر انداز کرے اور "بنی نوع انسان" کے دِلوں پر لکھی ہوئی شریعت گناہوں کی کیچڑ میں چھپ جائے اور اس طرح انسانی زندگی میں پاکیزگی اور گناہ کا تصوّر ہی جاتا رہے ورنہ پوری دُنیا بدی سے بہت جلد تباہ ہو جائے گی۔ اس لیے خُدا نے شریعت کو دوسری بار انسانی زندگی کی بجائے پتھر کی دو بڑی لَوحوں (تختیوں) پر تحریر کیا۔

ہم اِس شریعت کو بائبل مُقدّس کی دوسری کتاب بنام "خرُوج" میں پڑھ سکتے ہیں کیونکہ خروج کی کتاب موسیٰ کی زندگی کے واقعات کے بارے میں ہے۔

موسیٰ نے خُدا کی رہنمائی میں بنی اسرائیل کو مُلک مِصر سے نکلنے میں مدد کی کیونکہ اسرائیلی صدیوں سے مِصریوں کی غلامی میں دُکھ اُٹھا رہے تھے۔ اور جب خُدا نے بنی اسرائیل کو مصریوں کی غُلامی سے نکال لیا تو موسیٰؑ کی راہنمائی میں اُنھیں

؟ صفحہ 5 کے جوابات: 1۔ شریعت ؛ 2۔ صفات ؛ 3۔ خُدا۔

موسیٰ پتھر کی اُن لوحوں کو پہاڑ سے نیچے لایا اور اُس نے اُن دس احکام کو ایک کتاب میں تحریر کیا یعنی ''خروج کی کتاب'' میں اُس نے اُن دس احکام کو محفوظ کر لیا۔ اس طرح تحریری شریعت بھی ہماری زندگی کے لیے مہیا کی گئی۔

7۔ خُدا نے شریعت کو دو بار لکھا۔ پہلی بار انسانی زندگی پر اور دوسری بار.............. کی دو لوحوں پر تحریر کیا۔

8۔ اُس پہاڑ کا نام کوہِ حورب یا........................ ہے جہاں خُدا نے شریعت کو لوحوں پر تحریر کیا تھا۔

9۔ وہ شخص جو دس احکام کی لوحوں کو پہاڑ سے نیچے لایا اور اُن احکام کو بائبل مُقدّس میں تحریر کیا اُس کا نام........................ ہے۔

10۔ بائبل مُقدّس میں موجود دس احکام........................ شریعت کہلاتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 12 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

تحریری شریعت اب فطری شریعت کی جگہ لے سکتی ہے کیونکہ انسان گناہ کی کمزوری کے سبب فطری شریعت سے فائدہ اُٹھانے سے قاصر ہے۔ لیکن تحریری

شریعت جو بائبل مُقدّس میں موجود ہے ہم اِسے واضح طور پر پڑھ سکتے اور اُس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

اسے ذرا اس طرح سوچیں۔ فرض کِیا کہ آپ کو کسی دوسرے شہر جانا ہےَ اور آپکے پاس ایک بہت پرانا، پھٹا ہُوا، گھسا ہُوا اور گرد آلود نقشہ (روڈ میپ) ہےَ جو بڑی مشکل سے پڑھا جا سکتا ہے۔ آپ اُس نقشے کو کھولتے ہیں لیکن وہ اتنا خستہ حال ہے کہ آپ اُس سے اپنے لیے اُس شہر کا راستہ تلاش نہیں کر سکتے۔ اب آپ کیا کریں گے۔

آپ دکان سے ایک نیا نقشہ خریدیں گے جو پُرانا، گھسا پھٹا اور گرد آلود نہیں ہوگا اور جس سے آپ بالکل واضح طور پر اُس شہر کا راستہ دیکھ سکیں گے۔

ہماری زندگی میں موجود فطری شریعت ایک پُرانے نقشے کی طرح ہی ہےَ اور بائبل مُقدّس میں تحریری شریعت ایک نئے نقشے کی مانند ہےَ۔ اپنا راستہ تلاش کرنے کیلئے آپکو کس پر انحصار کرنا چاہیے؟۔ یقیناً نئے نقشے پر جو زندگی کا راستہ دکھا سکتا ہے۔ لیکن پرانا نقشہ ہمارے گناہوں کے سبب ہماری زندگی میں گرد آلود ہو

| ? | صفحہ 7-8 کے جوابات: 4۔ فطری شریعت ؛ 5۔ کیچڑ ؛ 6۔ گناہ۔ |
|---|---|

چکا ہے۔ہمیں یقین ہے کہ آپ ضرور بائبل مُقدّس میں موجود تحریری شریعت کو استعمال کریں گے۔

11۔ تحریری شریعت.......................میں موجود فطری شریعت کو ہم پر واضح کر سکتی ہے۔

12۔ خُدا کے حکموں کو جاننے کیلئے ہماری راہنمائی.......................شریعت سے ہی ممکن ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 13 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

اب ہم جان چکے ہیں کہ خُدا نے کس طرح شریعت ہمیں دی اور کیوں اُسے یہ دوسری بار ہمیں دینے کی ضرورت پڑی۔ آیئے اب ہم دیکھیں کہ دس احکام (شریعت) دینے کے مقاصد کیا تھے؟۔

شریعت دینے کے تین مقاصد کیا تھے؟۔ایک مقصد کو تو ہم سب خُوب جانتے ہیں کہ بنی نوع انسان کا چال چلن دُرست ہو اور وہ بے راہ روی سے بچ سکے۔

ہم اس کو اس طرح سمجھ سکتے ہیں۔جس جگہ لوگ پیدل سفر کرتے ہیں وہاں

ایک پگڈنڈی بن جاتی ہے جو مسافروں کی منزل تک راہنمائی کرتی ہے۔شریعت بھی ایک پگڈنڈی کی طرح ہے جو انسان کو منزل کا راستہ دکھاتی ہے۔ جو اس راستہ پر چلتا ہے اُس کا چال چلن درست ہو جاتا ہے اور وہ بے راہ روی سے بچ جاتا ہے۔

ذرا سوچیں کہ یہ دُنیا کیسی ہوتی اگر خُدا یہ دس احکام نہ دیتا مثلاً چوری کے متعلق اگر قانون نہ ہوتا تو آپ کی کوئی چیز بھی محفوظ نہ ہوتی اور کوئی بھی شخص آپ کی کسی بھی چیز کو چُرا لیتا۔اس طرح آپکو اپنی جائیداد کے تحفظ کیلئے لڑائیاں ہی کرنی پڑتیں۔

لیکن خُدا کا حکم یہ کہتا ہے، ''تُو چوری نہ کرنا'' (خروج 15:20)۔اور جو لوگ چوری کرتے ہیں اُن کے لیے سزائیں بھی مقرر کی گئیں ہیں۔ممکن ہے کہ آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہوں جو چوری کرنے کے سبب اس وقت جیل میں ہے۔لیکن ہمیں چوری سے باز رکھنے کے لیے یہ حُکم ایک پگڈنڈی کی طرح راستہ دِکھاتا ہے تا کہ ہم گُناہ کے سبب دُکھ نہ اُٹھائیں۔

13۔ شریعت دینے کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ ہمارا........................درُست ہو۔

| ? | صفحہ 9-10 کے جوابات: 7۔پتھر ؛ 8 کوہِ سینا ؛ 9۔موسیٰ ؛ 10۔تحریری۔ |
|---|---|

14۔ ہمارے لیے شریعت ایک ..................................... کی طرح ہے تا کہ ہم بے راہ روی کے سبب دُکھ نہ اُٹھائیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 14 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

خُدا کا تحریری شریعت دینے کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ ہم اُسے ایک آئینے کی طرح استعمال کریں۔ ہر صبح لوگ گھر سے باہر جانے سے پہلے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے آپ کو دیکھتے ہیں۔ اس طرح وُہ خود دیکھ سکتے ہیں کہ وہ کیسے نظر آ رہے ہیں۔ اگر کچھ خرابی ہو تو اُس کو دُرست بھی کر سکتے ہیں۔ جیسے کوئی آئینے میں دیکھے کہ اُس کے بال بکھرے ہوئے ہیں تو وُہ بالوں کو دُرست کر سکتا ہے۔

اسی طرح شریعت ہمارے لیے ایک آئینے کی طرح ہے۔ جب ہم اپنے آپ کو اُس آئینے میں دیکھتے ہیں تو خُدا کی شریعت ہم پر ہماری بہت سی خرابیاں واضح کرتی ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم کتنی دفعہ خُدا کے حکموں کی نافرمانی کر چکے ہیں۔

جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہم گناہ آلود زندگی بسر کر رہے ہیں تو ہمیں یہ بھی جاننے کی ضرورت ہے کہ ہم کس طرح گناہ سے آزادی حاصل کر سکتے ہیں؟۔ بائبل

| | |
|---|---|
| صفحہ 11 کے جوابات: 11۔زندگی ؛ 12۔تحریری۔ | ? |

مُقدّس کے مطابق ہم اپنے گناہوں سے خود پاک صاف نہیں ہو سکتے۔ صرف یسوعؔ المسیح کی صلیبی موت اور زندگی نے یہ ممکن کیا۔ شریعت صرف ایک آئینہ ہے جو ہمارے گناہوں کو ہم پر واضح کرتی ہے مگر ہمیں گناہوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے جو ہمیں گناہ سے آزاد کرے۔

15۔ خُدا کی شریعت ہماری زِندگیوں کے لیے ایک ..................................... کی طرح ہے۔

16۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہم ..................................... ہیں تو ہمیں یہ جاننے کی بھی ضرورت ہے کہ ہم گناہوں سے آزادی کے لیے کیا کریں۔

17۔ شریعت ایک آئینے کی طرح ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ہم گنہگار ہیں مگر ہمیں گناہوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے ایک ..................................... کی ضرورت ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 16 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

جب ایک شخص یسوعؔ کے پاس آجاتا ہے یعنی مسیحی بن جاتا ہے۔ تو شریعت کا ایک اور مقصد ہمارے سامنے آتا ہے اور وُہ یہ ہے کہ شریعت ایک راہنما کی طرح اُس شخص کو تعلیم دیتی ہے کہ مسیحی زندگی کس طرح بسر کی جاتی ہے۔

؟ صفحہ 13 کے جوابات: 13۔ چال چلن ؛ 14۔ پگڈنڈی۔

اسے ذرا اس طرح سوچیں۔ فرض کریں کہ آپ کسی دوسرے ایسے مُلک میں ہیں جہاں کی زبان آپ نہیں جانتے اور وہاں کے لوگوں کے رویّے سے بھی آپ واقف نہیں کہ اُس مُلک کے لوگوں کا رویہ کیسا ہے۔ اس لیے آپ کو ایک گائیڈ بک کی ضرورت ہوگی جس سے آپ یہ ساری باتیں سیکھ سکیں گے۔ گائیڈ بک پڑھنے سے آپ اپنے اردگرد کے دوسرے لوگوں کی طرح سارے کام خود کر سکیں گے یعنی آپ اُس مُلک کے شہری کی طرح سب کام کریں گے۔

اِسی طرح مسیحی بھی ایک نئے مُلک کے شہری ہیں۔ بائبل مُقدس میں لکھا ہے کہ ہم آسمان پر خُدا کی بادشاہت کے شہری ہیں۔ لیکن چونکہ ہم بہت عرصے سے گنہگار رہے ہیں اِس لیے شاید ہمیں یہ معلوم نہیں کہ آسمان کے شہریوں کے رہنے سہنے کے طور طریقے کیسے ہوتے ہیں؟۔ آسمان کے شہری ہوتے ہوئے منشیات، زنا کاری اور اس طرح کے سینکڑوں بُرے فعلوں کے بارے میں ہم کیا کریں؟۔ یہاں پر دس احکام ہی ہماری راہنمائی کر سکتے ہیں۔ وُہ ہمیں سِکھاتے ہیں کہ ایک مسیحی کو اس دُنیا میں کس طرح زندگی بسر کرنی چاہیے۔

18۔ شریعت (دس احکام) ہماری ..................... کی طرح ہے کہ ایک مسیحی زندگی کس طرح بسر کی جائے۔

19۔ شریعت ہمیں بتاتی ہے کہ............................... کے شہری کو کس طرح زندگی بسر کرنی چاہیے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 18 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

# پہلا باب
# نظرِ ثانی

خُدا نے بنی نوع انسان کو خلق کیا اور اپنی شریعت کو ہمارے دِلوں پر لکھا۔ شریعت ہمیں بتاتی ہے کہ خُدا کس قسم کے چال چلن کی توقع ہم سے کرتا ہے۔ یہ ایک فطری صلاحیت کی طرح ہمارے اندر موجود ہے۔

لیکن ہم نے خُدا کے خلاف گناہ ہی کیے ہیں اور ہمارے گناہوں نے ہماری زِندگی میں موجود شریعت کے اُوپر کیچڑ ڈال دِیا ہے۔ جتنے زیادہ گناہ ہم نے کیے اُتنا ہی زیادہ کیچڑ ہم نے اُس شریعت پر ڈال دِیا اور ہم گناہ آلود زِندگی ہی بسر کرتے رہے۔ اس لیے خُدا نے اپنے دس احکام (شریعت) کو تحریری

| | |
|---|---|
| ? | صفحہ 14 کے جوابات: 15۔آئینے ؛ 16۔گنہگار ؛ 17۔نجات دہندہ۔ |

طور پر بھی ہمیں دِیا ہے ۔ اُس نے اپنے احکام کو پتھر کی دو لوحوں پر تحریر کیا جو سینکڑوں سال پہلے اُس نے موسیٰ کے وسیلے بنی نوع اِنسان کو دِیے ۔

موسیٰ نے اُن دس احکام کو بائبل مُقدّس میں تحریر کیا۔ اس طرح تحریری شریعت اب ہمارے پاس موجود ہَے ۔

خُدا کی تحریری شریعت کو پڑھنے سے ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ ہم کس طرح کی زندگی گزاریں جو خُدا کی مرضی کے مطابق ہو۔ شریعت ایک پگڈنڈی کی طرح ہمیں دُرست راستہ پر رکھتی اور ہر وقت گناہ سے بچنے کے لیے خُدا کے احکام کو ہمارے سامنے رکھتی ہَے ۔ یہ ایک آئینے کی طرح ہے تا کہ ہم یہ جان سکیں کہ ہم گنہگار ہیں اور ہمیں ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہَے ۔ مسیحیوں کے لیے کتاب مُقدّس ایک راہنما کی طرح ہَے تا کہ وُہ اس زمین پر خُدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کر سکیں ۔

# پہلے باب کے لیے امتحان

1۔ خُدا نے بنی نوع انسان کو اپنی ............................ پر خلق کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت اُس کی زندگی میں پہلے سے موجود ہے۔

2۔ ہمارے ............................ نے اُس شریعت پر کیچڑ پھینکا اور ہم اپنی فطرت میں موجود شریعت سے فائدہ اُٹھانے سے قاصر ہو گئے۔

3 ۔ خُدا نے پتھر کی دو لَوحوں پر شریعت کو لکھا جو اُس نے ............................ نام کے ایک شخص کو دیں۔

4 ۔ موسیٰ نے اُن دس احکام کو بائبل مُقدّس میں ہمارے لیے تحریر کیا جو اب ............................ شریعت کہلاتے ہیں۔

5۔ شریعت ایک ............................ کی طرح ہے تا کہ نسل انسانی کو اُس کی حدود یعنی راہ راست پر رکھے۔

صفحہ 15-16 کے جوابات: 18۔ راہنما؛ 19۔ آسمان۔

6۔ شریعت ایک.......................کی طرح ہے تا کہ ہمیں یہ دکھائے کہ ہم گنہگار ہیں اوراس لیے ہمیں ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔

7۔ شریعت مسیحیوں کیلئے ایک.......................کی طرح ہے تا کہ وہ اُس کی راہنمائی میں خُدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 105 پر ملاحظہ کریں)

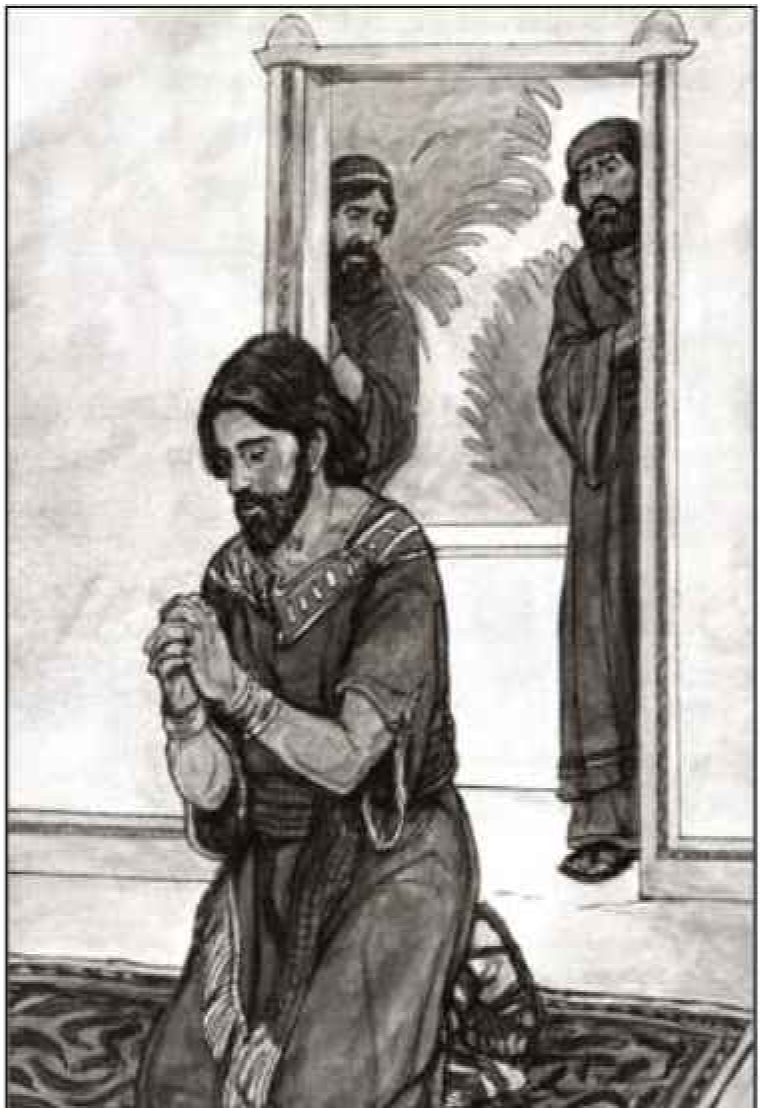

دانی ایل نبی نے نبوکدنضر بادشاہ کے بت کو سجدہ نہ کیا بلکہ خُدا سے دُعا کی

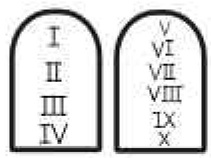


## دوسرا باب

# شریعت کی پہلی لَوح

جب خُدا نے شریعت کو تحریر کیا تو اُس نے پتھر کی دو بڑی لوحیں استعمال کیں جنہیں ہم تختیاں بھی کہہ سکتے ہَیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ خُدا نے ایک لَوح پر کتنے احکام تحریر کیے اور دُوسری پر کتنے۔

ہم دس احکام کی اِن دونوں لَوحوں کے بارے میں بات کریں گے۔ ہم یہ خیال کر سکتے ہَیں کہ شریعت کی پہلی لَوح پر وُہ احکام تحریر ہَیں جو خُدا کے متعلق ہمارے رویے کے بارے میں ہیں اور دوسری لَوح پر وُہ احکام تحریر ہیں جو انسانوں کے ساتھ ہمارے رویے کو واضح کرتے ہَیں۔

جب ہم شریعت کی پہلی لَوح کے احکام کا مطالعہ کرتے ہیں تو پہلے چار احکام خُدا کے بارے میں ہمارے ایمان ، رویے اور سوچ کے متعلق ہیں کہ ہم خُدا پر کس طرح کا ایمان رکھیں؟ اُس کے متعلق کیسی سوچ رکھیں؟ اور اُس کے نام اور اُس کے کلام، ''بائبل مُقدّس'' کو کیسے اپنی زندگی میں استعمال کریں؟۔

اس باب میں ہم پہلے چار احکام کا مطالعہ کریں گے اور باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ :

☆ یہ بتا سکیں کہ خُدا کے حضور غیر معبودوں کو ماننا کیا ہے؛

☆ یہ بتا سکیں کہ بُت پرستی کے گناہ سے کس طرح بچ سکتے ہیں ؛

☆ یہ بتا سکیں کہ خُدا کے نام کو کس طرح پاک مان سکتے ہیں ؛

☆ یہ بتا سکیں کہ خُدا کے کلام کے بارے میں ہم کس طرح کے احساسات رکھیں ۔

## پہلا حکم

پہلا حکم یہ ہے، ''میرے حضور تُو غیر معبُودوں کو نہ ماننا'' (خروج 3:20)۔

ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ خدا جو سب کچھ دیکھتا ہے دوسرے معبودوں کو ماننے کے گناہ پر نگاہ کرتا اور اس سے نہایت ناراض ہوتا ہے۔ پہلے حکم سے یہ بھی مطلب ہے کہ خُدا کو پہچاننا اور اس کا اقرار کرنا۔ کیونکہ وہی اکیلا سچا خدا اور ہمارا خُدا ہے۔ اس کی ذات کے مطابق اس کی عبادت و پرستش کرنا ہی پہلے حکم کو پورا کرنا ہے۔

''اور تو اے میرے بیٹے سلیمان اپنے باپ کے خدا کو پہچان اور پورے دل اور روح کی مستعدی سے اسکی عبادت کر کیونکہ خداوند سب دلوں کو جانچتا ہے اور جو کچھ خیال میں آتا ہے اُسے پہچانتا ہے۔ اگر تو اسے ڈھونڈے تو وہ تجھکو مل جائیگا اور اگر تو اسے چھوڑے تو وہ ہمیشہ کے لیے تجھے رد کر دیگا۔'' (1۔تواریخ 9:28)

تو نے آج کے دن اقرار کیا ہے کہ خداوند تیرا خدا ہے اور تو اسکی راہوں پر چلے گا اور اُسکے آئین اور فرمان اور احکام کو مانیگا اور اسکی بات سنیگا۔ (اِستثنا 17:26)

یسوع نے اس سے کہا اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔ (متی 4 : 10)

خداوند کی ایسی تمجید کرو جو اسکے نام کے شایاں ہے۔ پاک آرائش کے ساتھ خداوند کو سجدہ کرو۔ (زبور 2:29)

سچے خدا کا انکار کرنا یا اسے خدا بلکہ اپنا خدا سمجھ کر اسکی عبادت نہ کرنا، اسکا جلال ظاہر نہ کرنا اور وہ عبادت اور جلال جو صرف اُسی کا حق ہے کسی دوسرے کو دینا پہلے حکم میں منع کیا گیا ہے۔

احمق نے اپنے دل میں کہا ہے کہ کوئی خدا نہیں۔ وہ بگڑ گئے ۔

انہوں نے نفرت انگیز کام کیے ہیں۔کوئی نیکوکار نہیں۔(زبور 14:1)

خداوند تیرا خدا میں ہوں جو تجھے ملکِ مصر سے نکال لایا۔تو اپنا منہ خوب کھول اور میں اسے بھر دوں گا۔پر میرے لوگوں نے میری بات نہ سنی اور اسرائیل مجھ سے رضا مند نہ ہوا۔( زبور 81:10،11)

اسلئے کہ اگر چہ انہوں نے خدا کو جان تو لیا مگر اسکی خدائی کے لائق اسکی تمجید اور شکر گزاری نہ کی بلکہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور انکے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔(رومیوں 1:21)

پہلے حکم کے ان الفاظ سے یعنی "میرے حضور" سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ خدا جو سب کچھ دیکھتا ہے وہ دوسرے معبودوں کو ماننے کی سزا ہماری پشتوں کو بھی دیگا۔

تب اس نے مجھے فرمایا اے آدمزاد اپنی آنکھیں شمال کی طرف اٹھا اور میں نے اس طرف آنکھیں اٹھائیں اور کیا دیکھتا ہوں کہ شمال کی طرف مذبح کے دروازہ پر غیرت کی وہی مورت مدخل میں ہے۔اوراس نے پھر مجھے فرمایا کہ اے آدمزاد تو ان کے کام دیکھتا ہے؟ یعنی وہ مکروہاتِ عظیم جو بنی اسرائیل یہاں کرتے ہیں تا کہ میں اپنے مقدِس کو چھوڑ کر اُس سے دُور ہو جاؤں لیکن تو ابھی ان سے بھی بڑی مکروہات دیکھیگا۔ (حزقی ایل 8:5۔6)

اگر ہم اپنے خدا کے نام کو بھولے یا ہم نے کسی اجنبی معبود کے آگے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوں تو کیا خدا اسے دریافت نہ کر لے گا؟ کیونکہ وہ دلوں کے بھید جانتا ہے۔ (زبور 44:20۔21)

1۔ پہلے حکم کا مطلب ہے خدا کو.................. اور اس کا................. کرنا۔

2۔ خدا دوسرے معبودوں کو ماننے کے.......................... پر نگاہ رکھتا اور اس سے ناراض ہوتا ہے۔

3۔ پہلے حکم کے ان الفاظ سے یعنی ''میرے حضور'' سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ خدا جو سب کچھ دیکھتا ہے وہ دوسرے................. کو ماننے کی سزا ہماری پشتوں کو بھی دیگا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 27 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

دوسرا حکم

دوسرا حکم یہ ہے۔ ''تو اپنے لیے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا۔ نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے تو ان کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ ان کی عبادت کرنا کیونکہ میں خُداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں ان کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پشت تک باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہوں۔ اور ہزاروں پر جو مجھ سے محبت رکھتے اور میرے حکموں کو مانتے ہیں رحم کرتا ہوں۔ (خروج 20: 4-6)

لوگ بُت کو خُدا مان کر اُس کی پوجا کرتے ہیں۔ ایک جھوٹے خُدا کی پرستش کرنا بُت پرستی کا گناہ ہے چاہے آپکے پاس تراشے ہوئے بت ہیں یا نہیں۔

بُت پرستی دو قسم کی ہوتی ہے: ''بَرملا بُت پرستی'' اور ''خُفیہ بُت پرستی''۔

بَرملابُت پرستی کیاہےَ ؟ جب کوئی شخص کسی ایسے خُدا کی عبادت اور پرستش کرے جو بائبل مُقدّس کا خُدا یعنی خدائے ثالوث نہیں۔

بُت پرستی پرانے زمانے میں بہت عام تھی۔ کچھ قومیں جیسے یونانی اور مصری سینکڑوں بُتوں کی پرستش کرتے تھے۔ وہ کسی مرد، عورت، جانور یا پرندے کی صورت پر بت بناتے، اُن کی پُوجا کرتے، اُن کے آگے نذریں چڑھاتے اور اُن سے دُعا مانگتے تھے۔

یسعیاہ نبی کے صحیفے میں خُدا خود فرماتا ہے کہ وُہ بُت پرستی کرنے والے شخص کی ذہنیت کو سمجھنے سے قاصر ہےَ۔ یسعیاہ (44:14-19) میں خُدا فرماتا ہےَ ''وُہ دیوداروں کو اپنے لیے کاٹتا ہےَ اور قسم قسم کے بلوط کو لیتا ہےَ اور جنگل کے درختوں سے جسکو پسند کرتا ہے۔ وہ صنوبر کا درخت لگاتا ہے اور مینہ اُسے سینچتا ہے۔ تب وُہ آدمی کیلئے ایندھن ہوتا ہے۔ وہ اُس میں سے کچھ سُلگا کرتا پتا ہےَ۔ وُہ اُس کو جلا کر روٹی پکاتا ہےَ بلکہ اُس سے بُت بنا کر اُس کو سجدہ کرتا ہےَ۔ وُہ کھودی ہُوئی مُورت بناتا ہےَ اور اُسکے آگے مُنہ کے بل گرتا ہےَ۔ اُسکا ایک ٹکڑا لے کر آگ میں جلاتا ہےَ اور اُسی کے ایک ٹکڑے پر گوشت کباب کر کے کھاتا اور سیر ہوتا ہےَ۔ پھر وُہ تاپتا اور کہتا ہےَ اہا ! مَیں گرم ہوگیا۔ مَیں نے آگ دیکھی۔

پھر اُسکی باقی لکڑی سے دیوتا یعنی کھودی ہُوئی مُورت بناتا ہےَ اور اُسکے آگے مُنہ کے بل گر جاتا ہےَ اور اُسے سجدہ کرتا اور اُس سے اِلتجا کر کے کہتا ہےَ، ''مُجھے نجات دے کیونکہ تُو میرا خُدا ہےَ۔'' وُہ نہیں جانتے اور نہیں سمجھتے کیونکہ اُنکی آنکھیں بند ہَیں پس وُہ دیکھتے نہیں اور اُنکے دِل سخت ہَیں۔ پس وُہ سمجھتے نہیں بلکہ کوئی اپنے دِل میں نہیں سوچتا اور نہ کسی کو معرفت اور تمیز ہےَ کہ اتنا کہے، ''مَیں نے تو اسکا ایک ٹکڑا آگ میں جلایا اور مَیں نے اسکے انگاروں پر روٹی بھی پکائی اور مَیں نے گوشت بھُونا اور کھایا۔ اب کیا مَیں اِسکے بقیہ سے ایک مکرُوہ چیز بناؤں؟ کیا مَیں درخت کے کُندے کو سجدہ کروں؟''۔

بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہےَ کہ اس دُنیا میں آج بھی بہت سے لوگ ایسے خُداؤں کی پوجا کرتے ہَیں۔ بہت سے مذاہب ہَیں جن کے ایسے بُت ہَیں جن کی لوگ عبادت کرتے اور اُنکو سجدہ کرتے ہَیں۔

دُنیا میں کئی مذاہب ایسے بھی ہَیں جو لکڑی کے بُت بنانے پر تو خفگی کا اظہار کرتے ہَیں لیکن پھر بھی جھوٹے خُداؤں کی پُوجا کرتے ہَیں۔ ایسے مذاہب پر دُگنا افسوس کیونکہ وُہ اپنے خیالات بائبل مُقدّس میں سے تو لیتے ہیں مگر خُدائے ثالوث کی عبادت نہیں کرتے اور نہ ہی وُہ یسوع المسیح کو خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| صفحہ 25 کے جوابات 1- پہچاننا ۔ اقرار 2- گناہ 3- معبودوں | ؟ |

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ حقیقی خُدا کی پرستش اور عبادت نہ بھی کریں تو ٹھیک ہی ہے کیونکہ وُہ کم ازکم بائبل مُقدّس کا مطالعہ تو کرتے ہیں۔لیکن بائبل مُقدّس سے ہم یہ سیکھتے ہیں" تاکہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جس طرح باپ کی عزت کرتے ہیں۔ جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا وُہ باپ کی جس نے اُسے بھیجا عزت نہیں کرتا۔"
(یوحنا23:5)۔

4۔کسی بھی تراشی ہوئی مورت یا صورت کی پرستش کرنا................................ہے۔

5۔ کئی مذاہب تراشی ہوئی مورت یا صورت تو نہیں بناتے مگر پھر بھی پیر پرستی اور قبر پرستی کے سبب .........................کے گناہ میں مبتلا ہیں۔

6۔ جو خُدا باپ، خدا........................اور خدا روح القدس کی پرستش نہیں کرتا وہ برملا بُت پرستی کا قصوروار ہوتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ29 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

ایک اور قسم کی بُت پرستی بھی ہے جس کو ہم خُفیہ بُت پرستی کہہ سکتے ہیں۔ مسیحی لوگ بھی خُفیہ بُت پرستی کے مرتکب ہوسکتے ہیں۔ہم بُت پرستی کے مرتکب اُس وقت ہوتے ہیں جب ہم خُدا کی بجائے کسی اَور شخص یا کسی دوسری چیز کو خدا سے زیادہ فوقیت یا اہمیت دیتے ہیں۔

یسوع المسیح کے شاگرد یوحنا نے ہمیں ایک خط میں تنبیہ کی ہے" نہ دُنیا سے محبت رکھو نہ اُن چیزوں سے جو دُنیا میں ہیں۔جو کوئی دُنیا سے محبت رکھتا ہے اُس میں

باپ کی محبت نہیں'' (1 یوحنا 2:15)۔

نسبتاً خُدا سے پیار کرنے کے اُن چیزوں سے محبت کرنا جو دُنیا میں ہیں مثلاً دولت، نشہ آور اشیا اور جنس پرستی سے پیار کرنا کتنا آسان ہے! اس طرح ہم دنیا اور اس کی لذتوں کو اپنا خدا بنا لیتے ہیں۔

دراصل آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جتنی بھی چیزوں کو ہم خدا سے زیادہ اہمیت دیں گے وہ بت پرستی ہی ہوگا۔ بحرحال اگر ہم اپنی زندگی میں خُدا کو اوّل درجہ دیں تو کبھی ہو نہیں سکتا کہ ہم خُدا کے خلاف بت پرستی کا شکار ہوں۔ لیکن جب ہم گناہ میں گرتے ہیں تو دراصل خُدا سے ہم اپنی زندگی کا اختیار اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہیں یعنی خود کو اپنا خُدا بنا لیتے ہیں۔

7۔ ہم خُفیہ بُت پرستی اُس وقت کرتے ہیں جب ہم اپنی .................... میں خُدا کی جگہ کسی دوسری چیز یا کسی دوسرے شخص کو لے آتے ہیں۔

8۔ جب ہم خُدا کی بجائے دوسری چیزوں سے زیادہ پیار کرتے ہیں تو وہ چیزیں ہمارے .................... بن جاتی ہیں۔

9۔ دنیا اور اسکی چیزوں سے محبت رکھنا بُت پرستی کی مانند ہے کیونکہ ہم خود کو، .................... کو اور اس کی چیزوں کو اپنا خُدا بنا لیتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 30 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

| | |
|---|---|
| ? | صفحہ 28 کے جوابات: 4۔ بت پرستی ؛ 5۔ بت پرستی ؛ 6۔ بیٹے |

اگر چہ دس احکام سے اکثر ہم ان باتوں کے متعلق جانتے رہتے ہیں کہ زندگی میں کون سے کام کرنے ہیں اور کون سے کام نہیں کرنے ہیں۔ بقول مارٹن لُوتھر ہمیں گناہ میں گرنے کی بجائے زندگی میں دس احکام کو زیادہ اہمیت دینی چاہیے۔ مارٹن لُوتھر ایک مسیحی استاد تھے انہوں نے دس احکام کے بارے میں چند ایک اور بیانات بھی قلم بند کیے ہیں۔ مثلاً پہلے حکم کے بارے میں وُہ فرماتے ہیں کہ "ہمیں سب چیزوں سے بڑھکر خُدا کا خوف ماننا، اُس سے محبت کرنا اور اُس پر بھروسہ کرنا چاہیے"۔

پہلی بات: خدا کا خوف دانائی کا شروع ہے اس لیے ہمیں اُس کی عزت و تعظیم کرنی ہے، اس کو زیادہ خردمند اور سب سے افضل سمجھنا ہے اور اس کی تابعداری فرمانبرداری کرنی ہے۔

دوسری بات: اُس نے نہ صرف ہمیں زندگی دی بلکہ رہنے کیلئے ایک خوبصورت دُنیا بھی دی۔ ذرا سوچیں کہ یہ دُنیا کتنی خوبصورت ہے۔ کھلی فضا میں سانس لینا، جہاں جی چاہے جانا کتنا اچھا لگتا ہے۔ کائنات میں ہر چیز خُدا کی طرف سے ایک نعمت ہے۔ اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ ہم اُس سے محبت کریں اور اُسکی مرضی کے مطابق زندگی بسر کریں کیونکہ خدا کے ساتھ محبت کا اظہار اسی سے ہوتا ہے۔

آخری بات: ہمیں ہر چیز اور ہر شخص سے بڑھکر خُدا پر بھروسہ رکھنا ہے اور

| | |
|---|---|
| صفحہ 29 کے جوابات 7۔زندگی؛ 8۔خُدا؛ 9۔دُنیا۔ | ? |

ہم اِس بھروسے کا اظہار اُسکی فرمانبرداری سے کر سکتے ہیں۔ اسے ذرا اِس طرح سوچیں۔ فرض کِیا کہ آپ ورزش کر رہے ہیں اور آپ کے ساتھ ایک ایسا شخص بھی ہے جو ورزش کرنا جانتا ہے اور ہمیشہ سے آپ کے ساتھ مخلص ہے۔ وُہ آپکو بتاتا ہے کہ آپ غلط ورزش کر رہے ہیں۔ اور پھر وہ آپ کو صحیح ورزش کرنے کا طریقہ بھی بتاتا ہے۔ اب آپ کیا کریں گے؟ آپ اُس پر بھروسہ کریں گے اور وہی کریں گے جو وُہ آپکو بتائے گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اُس پر کتنا زیادہ بھروسہ کرتے ہیں۔ اسی طرح جب خُدا ہمیں اپنے احکام دیتا ہے تو ہمیں اُس پر اعتماد کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جو کچھ وُہ فرماتا ہے درُست اور سب کچھ ہماری بھلائی کیلئے ہے۔

10۔ ہمیں خُدا کی ............................ کرنے اور اُس کی تابعداری کرنے کی ضرورت ہے۔

11۔ ہم خُدا سے ........................ کا اظہار اُسکی تابعداری کر کے کر سکتے ہیں۔

12۔ ہمیں خُدا پر ........................ کرنا چاہیے کیونکہ سب نعمتیں اور برکتیں خُدا کی طرف سے ہی ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 34 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

## تیسرا حکم

تیسرا حکم یہ ہے۔ ”تُو خُداوند اپنے خُدا کا نام بے فائدہ نہ لینا“

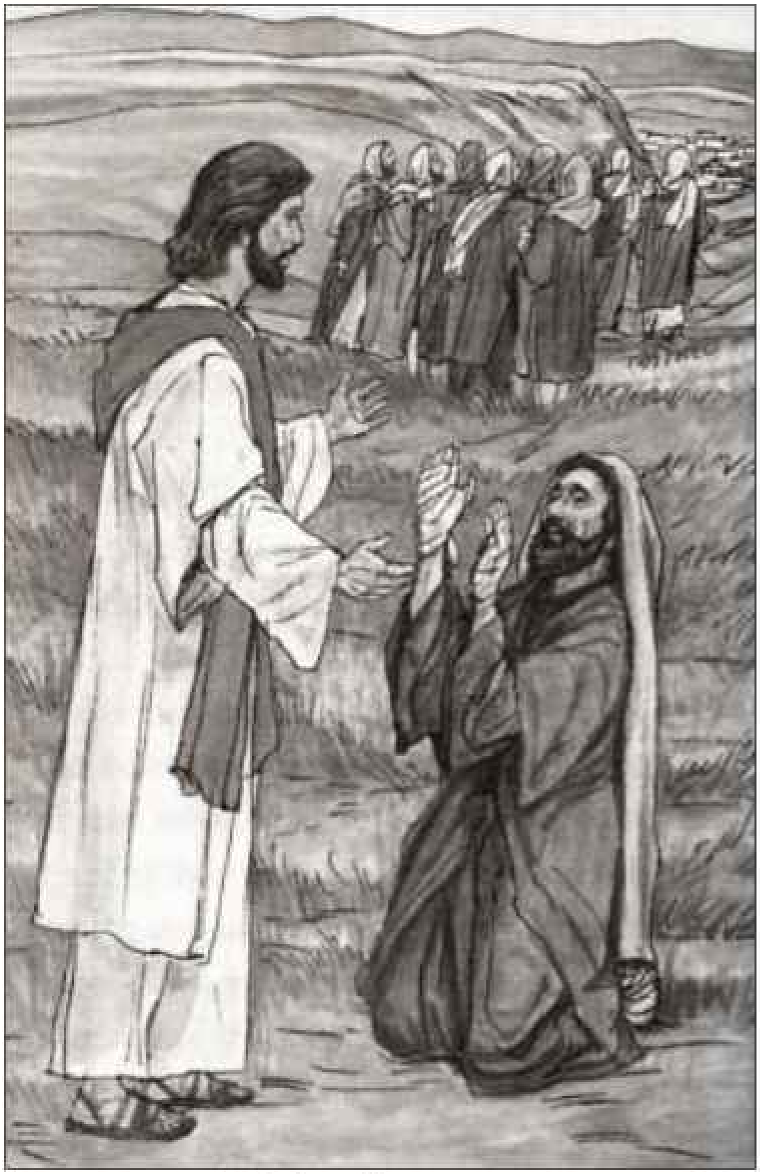

شفا پانے والے دس کوڑھیوں میں سے ایک شخص یسوعؑ کا شکریہ ادا کرنے واپس آیا

(خروج 7:20) ہمیں یہ حکم دینے کی ایک بڑی معقول وجہ یہ ہے کہ خُدا چاہتا ہے کہ انسان اُسکے نام کو ہر بری جگہ، برے کاموں کیلئے اور بے مقصد استعمال نہ کرے کیونکہ خُدا کے نام کی ترجمانی اسکے نام لیوا لوگوں کے کردار سے ہوتی ہے۔اس لیے خُدا کے لوگ اس کا نام بامقصد اور معقول جگہ پر استعمال کرتے ہیں۔

ہم اس کی مثال کچھ ایسے انسانوں کے ناموں سے لے سکتے ہیں جن کے نام آج بھی اُن کے کردار کو ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں مثلا۔ ابرہام یعقوب۔سموئیل۔ پولوس رسول۔ یوحنا بپتسمہ دینے والا وغیرہ

اسی طرح خُدا چاہتا ہے کہ اسکی شہرت وعظمت اسکے نام کے ساتھ اور اُسکے ماننے والے لوگوں کے کردار کے ساتھ ہی منسلک ہو۔ جب کوئی شخص کہتا ہے ''خُدا'' یا ''خُداوند'' تو خُدا چاہتا ہے کہ ہر ایک کے ذہن میں یہ بات آجائے کہ خُدا کون ہے؟۔

خُدا ہم پر مہربان ہے اسلئے خروج کی کتاب میں اُس نے ہمیں بتایا ہے کہ وُہ اپنے نام کے بارے میں کیا چاہتا ہے۔

اور خُداوند اُسکے آگے سے یہ پکارتا ہوا گزرا ''خُداوند خداوند خُدا رحیم اور مہربان قہر کرنے میں دھیما اور شفقت اور وفا

میں غنی ۔ ہزاروں پر فضل کرنے والا۔ گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا لیکن وُہ مجرم کو ہرگز بَری نہیں کریگا بلکہ باپ دادا کے گناہ کی سزا اُنکے بیٹوں اور پوتوں کو تیسری اور چوتھی پُشت تک دیتا ہے ۔

(خروج 34: 6۔7)۔

یہ الفاظ ہمیں اُسکے نام کا مطلب بتاتے ہیں کہ وُہ مہربان خُدا ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور وُہ ایک غیور خُدا ہے جو گناہ کی سزا بھی دیتا ہے ۔

آپ سوچتے ہوں گے کہ یہ ناممکن ہے کہ وُہ کس طرح ایک ہی وقت میں گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اُسکی سزا بھی دیتا ہے؟ اگر آپ کسی کے ساتھ غصے یا ناراض ہیں تو آپ اُسے معاف کرسکتے ہیں یا اُسے سزا دے سکتے ہیں ۔ یہ دونوں کام آپ ایک ہی وقت میں نہیں کرسکتے لیکن خُدا ایسا کرسکتا ہے اور اُس نے ایسا کیا بھی ہے۔ یسوعؔ مسیح نے ہماری سزا اور ہمارے گناہوں کے بدلے صلیبی موت برداشت کی ۔ وُہ سزا جو ہماری تھی یسوعؔ نے سہی ۔ اس طرح ہماری معافی ممکن ہوئی ۔

اس کو آسان الفاظ میں ہم یوں بیان کرسکتے ہیں کہ خُدا چاہتا ہے کہ اُس کے نام کا مطلب یہ ہو، "ہمارے نجات دہندہ یسوعؔ المسیح کا باپ"۔

13 ۔ خُدا چاہتا ہے کہ اُس کی شہرت اور عظمت اُس کے.......................اور اس کے ماننے والوں کے کردار کے ساتھ منسلک ہو۔

| ? | صفحہ 31 کے جوابات 10۔ عزت و تعظیم ؛ 11۔ محبت ؛ 12۔ بھروسہ۔ |
|---|---|

14۔ خُدا نے یہ واضح کر دیا ہے کہ اُسکے نام کا مطلب ہَے کہ وُہ ................ معاف بھی کر سکتا ہَے اور اُس کی سزا بھی دے سکتا ہَے ۔

15۔ خُدا چاہتا ہَے کہ اُس کے نام کا مطلب یہ ہو، '' ہمارے ................................................ یسوعؔ المسیح کا باپ''۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 36 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

بہت دفعہ ہم لعنت کرنے ،قسم کھانے اور ہر قسم کی خفگی میں خُدا کے نام کو استعمال کرنے کی آزمائش میں پڑ جاتے ہَیں ۔ ہمیں اپنے ساتھ ایک شفقت کرنی چاہیے کہ اپنی گفتگو پر غور کرتے رہیں تا کہ بے فائدہ خدا کا نام نہ لیں ۔ اگر آپ کسی کے ساتھ خفا ہو کر یہ کہتے ہیں کہ، '' خُدا کی طرف سے تم پر لعنت ہو'' تو ذرا غور کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہَیں ؟ ۔ خُدا کے نام کا مطلب یاد رکھیے ! ۔ جب آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ '' ہمارے نجات دہندہ یسوعؔ المسیح کے باپ کی طرف سے تم پر لعنت ہو یعنی وُہ تمہیں جہنم میں بھیجے ! '' تو یہ کہنا بہت کم عقلی کی بات ہَے ! کیونکہ یسوعؔ تو سب لوگوں کو جہنم سے بچانے آیا۔

کچھ لوگ بے عقلی میں قسمیں کھاتے ہَیں ، '' مَیں قسم کھاتا ہُوں کہ مَیں نے کل یہ کچھ دیکھا ! '' اس کا کیا مطلب ہَے ؟ یہی کہ '' خُدا جو ہمارے نجات دہندہ یسوعؔ المسیح کا باپ ہَے مُجھے مار ڈالے اگر مَیں اُس کے متعلق جھوٹ بولوں جو کچھ مَیں نے کل دیکھا'' ۔ یہ کتنی احمقانہ بات ہَے ۔ کیا خُدا کا بیٹا دُنیا میں صِرف اس لیے آیا کہ دنیا کے معمولات کے ساتھ خُدا کے نام کو تولے ۔

خُدا کے نام کے ساتھ یہی صورت حال ہے کیونکہ لوگ اسے بے جا استعمال کرتے ہیں ۔ کسی صحیح بات کے بارے میں جھوٹ بولنے کا مطلب ہے کہ خُدا جو ہمارے نجات دہندہ یسوع المسیح کا باپ ہے سب کو بے وقوف بنائے کہ وُہ آپ کی جھوٹی بات کو سچ مان لیں ۔

خُدا کے نام وُرست استعمال کرنے کے بہت ذرائع ہیں تا کہ اُسکی عظمت و شہرت سب پر عیاں ہو۔ ہم دوسرے لوگوں کو خُدا اور بائبل مُقدّس کے بارے میں بتائیں ۔ ہم اُس سے دُعا کریں اور اُس کی تعریف کریں ۔ اور جب ہمارے ساتھ کوئی اچھا واقع پیش آئے یعنی جب کوئی خاص برکت خُدا کیطرف سے ملے تو خوشی کے ساتھ بلند آواز سے "خُدا کا شکر" ادا کریں ۔ کہ "ہمارے نجات دہندہ یسوع المسیح کے باپ کا شکر ہو۔ دیکھو اُس نے میرے لیے کیسے بڑے اور عظیم کام کیے ہیں" ۔

16 ۔ اس سے پہلے کہ ہم خُدا کے نام کو احمقانہ انداز میں استعمال کریں ہمیں .................. چاہیے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں ۔

17 ۔ ہم خُدا کے نام کو بے فائدہ استعمال کرنے کے .................. کے بارے میں دوسروں کو بتا سکتے ہیں ۔

18 ۔ ہم اُس سے دُعا کر سکتے ہیں اور اُس کی .................. کر سکتے ہیں ۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 39 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

| | |
|---|---|
| ? | صفحہ 35 کے جوابات 13 ۔ نام ! 14 ۔ گناہ 15 ۔ نجات دہندہ ۔ |

## چوتھا حکم

چوتھا حکم یہ ہے، ''یاد کر کے تُو سبت کا دِن پاک ماننا'' (خروج 8:20)
موسوی شریعت کے مطابق سبت کا دن ہفتے کا دن ہوتا ہے۔ اُس دِن بنی اسرائیل کوئی کام نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ وہ کھانا نہیں پکاتے، گھر نہیں تعمیر کرتے اور کوئی کھیتی باڑی کام بھی نہیں کرتے بلکہ انہیں صرف آرام کرنے اور عبادت کرنے کا حکم ہے۔

بنی اسرائیل کا سبت کے دِن آرام کرنے کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ اُنھیں یاد رہے کہ کس طرح خُدا نے جب اِس دُنیا کو خلق کیا تو ساتویں دِن کو برکت دی اور آرام کیا۔ بائبل مُقدّس میں یوں لکھا ہے، ''سو آسمان اور زمین اور اُن کے کل لشکر کا بنانا ختم ہُوا اور خُدا نے اپنے کام کو جسے وُہ کرتا تھا ساتویں دِن ختم کیا اور اپنے سارے کام سے جسے وُہ کر رہا تھا ساتویں دِن فارغ ہُوا اور خُدا نے ساتویں دِن کو برکت دِی اور اُسے مقدس ٹھہرایا کیونکہ اس میں خُدا ساری کائنات سے جسے اس نے پیدا کیا اور بنایا فارغ ہوا'' (پیدائش 2:1- 3)۔

لیکن ہمیں سبت دِن آرام کرنے سے بڑھ کر کچھ اور سیکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ صرف گزرے وقت پر نظر دوڑانے یا آنے والے وقت کے بارے میں سوچنے کی بات نہیں بلکہ یہ آنے والے وقت میں زِندگی کے آرام کی بات ہے۔ کیونکہ یسوعؔ المسیح نے ہماری زِندگی کے آرام کا انتظام کیا۔ اگر یسوعؔ ہمیں بچانے کے لیے نہ مَرا

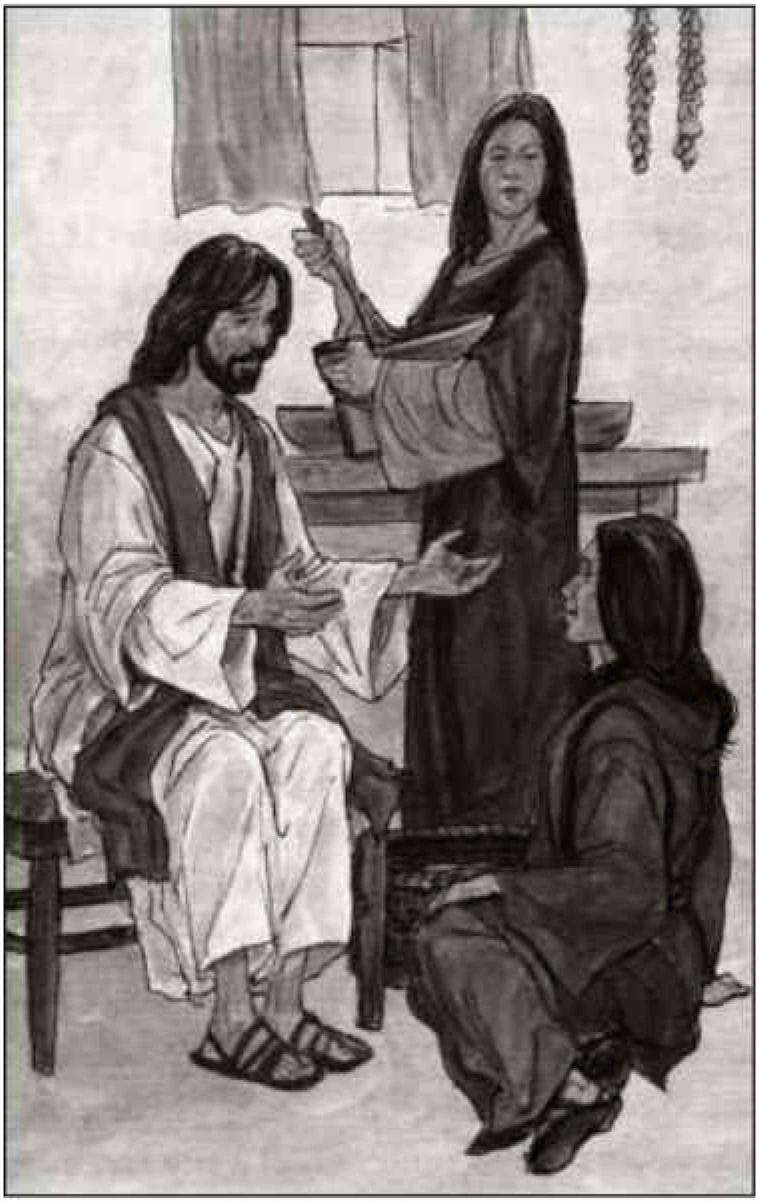

مریمؔ نے یسوعؔ سے کلام کو سُنا مگر مرتھا دُوسرے کاموں میں مصروف رہی

ہوتا تو ہم کبھی بھی زِندگی کا آرام حاصل نہ کر پاتے۔ ابدی زِندگی میں داخل ہونے کے لیے ہمیں اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا پڑتا اور اعمال کو درست رکھنے کی پریشانی اور زندگی میں دس احکام کی تکمیل نہ ہونے کا خوف لاحق رہتا۔ مگر یسوعؔ المسیح کی موت اور زِندگی نے ہمیں زِندگی کا آرام عطا کر دیا ہے۔

اب ہم ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہوں گے مگر اپنے کاموں یا نیک عمال کے سبب سے نہیں بلکہ اُس کام کے سبب جو یسوعؔ نے ہماری نجات کیلئے کِیا۔ اب ہمیں زندگی کا آرام حاصل ہے کیونکہ یسوعؔ نے ہمارے لیے سارا کام مکمل کر دِیا۔

اس دُنیا میں یسوع کے آنے سے پیشتر لوگ ہفتے کے دن کام نہ کر کے آنے والے وقتوں میں زندگی کے آرام کی بابت غور کرتے تھے۔

19۔ بنی اسرائیل کے لیے عبادت و آرام کا دِن .................... کا دن ہے۔

20۔ ہفتے (سبت) کے دِن بنی اسرائیلی صرف .................... کرتے ہیں۔

21۔ سبت کے دِن کو پاک ماننے میں ہمارے لیے .................... کے آرام کا پیغام موجود ہے جو یسوع نے ہمیں مہیا کر دِیا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 41 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

? صفحہ 36 کے جوابات: 16۔سوچنا ؛ 17۔لوگوں ؛ 18۔ستائش (شکرگزاری)۔

لیکن اب زیادہ تر مسیحی اتوار کو عبادت کرنے گرجا گھر جاتے ہیں کیونکہ یسوع مسیح نے زندگی کے آرام کے لیے کام کو اتوار کے دِن مکمل کیا۔ یسوعؔ کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے تھوڑے عرصے بعد ہی کلیسیاء نے اتوار کے دِن خاص عبادت کرنا شروع کر دی تھی۔ کلیسیاء نے محسوس کِیا کہ اتوار کے دِن خاص عبادت کرنا زیادہ اچھا ہے کیونکہ اتوار ہی کے دن یسوعؔ نے مُردوں میں سے زندہ ہو کر گناہ، موت اور ابلیس پر فتح حاصل کی۔

ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ چوتھے حکم کا مطلب، سبت کے دن اپنے روز مرہ کے کاموں سے آرام کرنے سے بڑھکر ہے۔ اس کا تعلق اُس زندگی کے آرام سے ہے جو یسوعؔ نے ہمارے لیے مہیا کِیا اور اِس آرام میں سب باتیں شامل ہیں۔ بحر حال عبادت کا دِن اور وقت وہی ہے جِس میں ہم بائبل مُقدّس پڑھتے اور اُس کی تعلیم سنتے ہیں۔ بائبل مُقدّس ہی وُہ کتاب ہے جس سے ہمیں زندگی کے آرام کے متعلق تعلیم ملتی ہے جو مسیح یسوعؔ نے ہمیں مہیا کیا ہے۔

آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ چوتھا حکم چاہے اتوار کے دِن کے بارے میں ہو یا ہفتے کے دن کے بارے میں بائبل مُقدّس کو ہر روز پڑھنا چاہیئے کیونکہ بائبل مُقدّس سے ہمیں اُن سب کاموں کی تعلیم ملتی ہے جو یسوعؔ نے ہمیں بچانے کے لیے کیے۔ ان کاموں اور اس کی تعلیم کو جان کر ہمیں سکون و آرام حاصل ہوتا ہے۔

ہم بائبل مُقدّس کو بہت مقدم سمجھتے ہیں کیونکہ یہ خُدا کی کتاب ہے جو ہمیں زندگی کے آرام کی بابت بتاتی ہے۔ یہ وُہ کتاب ہے جِسے ہم بڑی خوشی کے

ساتھ پڑھتے، سنتے اور سیکھتے ہیں اور پڑھتے، سنتے اور سیکھتے بھی رہیں گے۔

19۔ کلیسیاء نے اتوار کے دِن کو عبادت کے لیے مخصوص کیا کیونکہ اس دِن یسوعؔ مُردوں میں سے ......................... ہُوا۔

20۔ آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ چوتھے حکم میں ہمارے لیے زندگی کے آرام کا ......................... پایا جاتا ہے۔

21۔ بائبل مُقدّس وُہ کتاب ہے جسے ہم ......................... کے ساتھ پڑھتے، سنتے اور سیکھتے ہیں اور پڑھتے، سنتے اور سیکھتے بھی رہیں گے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 44 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

# دوسرا باب
# نظرِ ثانی

اکثر اوقات ہم شریعت کی دو لَوحوں کے بارے میں بات کرتے ہیں اس سے ہمارا یہ مطلب ہوتا ہے کہ چند حکم خُدا سے متعلق ہمارے رویے کے بارے میں ہیں اور باقی حکم انسانوں کے ساتھ ہمارے سلُوک کے بارے میں ہیں۔ شریعت کی پہلی لَوح میں پہلے چار احکام ہیں اور یہ چاروں احکام خُدا سے متعلق ہیں کہ خدا کے ساتھ ہمارا رویّہ کیسا ہونا چاہیے۔

| ? | صفحہ 39 کے جوابات: 19۔ زندہ ؛ 20۔ آرام ؛ 21۔ زندگی۔ |
|---|---|

پہلے حکم سے یہ مطلب ہے کہ خُدا کو پہچاننا اور اس کا اقرار کرنا ہے کیونکہ وہی اکیلا سچا خدا اور ہمارا خُدا ہے۔ اس کی ذات کے مطابق اس کی عبادت و پرستش کرنا ہی پہلے حکم کو پورا کرنا ہے۔

دوسرے حکم کا مقصد بُت پرستی کے گناہ سے باز رکھنا ہے۔ بُت پرستی کا مطلب ہے کہ حقیقی خُدا کی بجائے کسی اَور معبود کو ماننا۔ بعض لوگ کسی بُت کی پُوجا کر کے اس گناہ کے مُرتکب ہوتے ہیں اور بعض لوگ خدائے ثالوث کو نامان کر اس گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جب ہم اپنے دِلوں میں خُدا کی بجائے کسی شخص، کسی چیز یا خود کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں تو ہم بھی اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ جھوٹے خُداؤں کو اہمیت دینے کی بجائے ہم حقیقی خُدا اور اُس کے کلام کو زیادہ اہمیت اور عزت دیں۔ ہمیں اُس سے ہر شخص، ہر چیز سے زیادہ محبت اور سارے دِل سے اُس پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اُس کے حکموں کی تعمیل کرنے سے ہم اُس سے محبت اور اس پر بھروسے کا اظہار کر سکتے ہیں۔

تیسرا حکم ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ خُدا کے نام کو ہم کس طرح استعمال کریں۔ جب بھی ہم اُس کے نام کو استعمال کریں تو اس بات کا اظہار ہو کہ ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وُہ ہمارے نجات دہندہ یسوعؔ المسیح کا باپ ہے۔ جب ہم اس کا نام بے احتیاطی سے یا بے جا طور پر یا بُرے مقاصد کے لیے لیتے ہیں تو ہم اُسے وُہ عزت نہیں دیتے جس کے وُہ لائق ہے۔ لیکن جب ہم اُس کا نام دوسروں کو بائبل مُقدّس سکھانے، اُسکی شکرگزاری کرنے اور عبادت کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں تو خُدا

کے نام کو صحیح طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔

چوتھا حکم خُدا کے کلام کو عزت دینے کے بارے میں ہے۔ بائبل مُقدّس ہمیں بتاتی ہے کہ کس طرح یسوعؔ نے ہمارے لیے زندگی کے آرام کا انتظام کیا۔ موسوی شریعت کے مطابق ہفتے کا دن کام نہ کرنے اور عبادت کے لئے مقرر ہے تاکہ لوگ آنے والے جہان میں آرام پانے کے بارے میں غور کر سکیں۔ لیکن کلیسیاء نے عبادت اور آرام کے لئے اتوار کا دن مقرر کیا کیونکہ یسوع مسیح نے گناہ، موت اور ابلیس پر اتوار کے دن فتح حاصل کی یعنی اتوار کو اس نے ہمارے زندگی کے آرام کے کام کو مکمل کیا۔ ہم خُدا کے کلام کو مقدم سمجھنے، اُسے پڑھنے، سُننے اور خوشی کے ساتھ سیکھنے سے اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

## دوسرے باب کے لئے امتحان

1۔ شریعت کی پہلی لَوح پر پہلے ............................ احکام درج ہیں۔

2۔ شریعت کی پہلی لَوح ہمیں بتاتی ہے کہ ............................ کے متعلق ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے۔

3۔ پہلے حکم کا مطلب ہے خدا کو ................... اور اس کا ................... کرنا۔

4۔ ............................ ایسا گناہ ہے جس میں ہم اپنی زندگی میں خُدا کی بجائے کسی دوسرے شخص یا کسی دُوسری چیز کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

5۔ ہم خُدا کی عزت و تعظیم، محبت اور اس پر بھروسے کا اظہار اُس کے حکموں کی
.................................... کرنے سے کرتے ہیں۔

6۔ خُدا کا نام صحیح استعمال کرنے سے ہم اِس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وُہ ہمارے نجات دہندہ یسوعؔ المسیح کا .................................... ہے۔

7۔ جب ہم بے احتیاطی یا غلط طریقے سے خُدا کا نام لیتے ہیں تو ہم اُسے وُہ
.................................... نہیں دیتے جس کے وُہ لائق ہے۔

8۔ بائبل مُقدّس ہمیں بتاتی ہے کہ یسوعؔ ہمیں زندگی کا .................................... دینے کے لیے اس دُنیا میں آیا۔

9۔ ہم چوتھے حکم کی تعمیل خُدا کا .................................... پڑھنے، سُننے، سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے کرتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 105 پر ملاحظہ کریں)

؟ صفحہ 41 کے جوابات: 22۔ زندہ ؛ 23۔ بائبل مُقدّس ؛ 24۔ خوشی۔

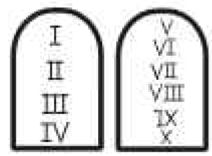


# تیسرا باب
# شریعت کی دوسری لَوح
## حصّہ اوّل

شریعت کی دوسری لَوح انسانوں کے ساتھ ہمارے سلوک کے بارے میں ہے جو خُدا ہم سے چاہتا ہے۔ خُدا نے اس دُنیا میں ہمیں اکیلا رہنے کے لیے خلق نہیں کیا بلکہ ہمارے اردگرد مختلف قسم کے لوگ رہتے ہیں۔ ہمیں ہر روز اُن کے ساتھ رہنا اور اُن کے ساتھ مل کر کام کرنا ہے۔ بعض لوگ جیل میں ڈال دیئے جاتے ہیں کیونکہ دوسرے لوگوں یا اُن کی جائیداد کے بارے میں اُن کا روّیہ غلط ہوتا ہے۔

شریعت کی دوسری لَوح کو ہم اس طرح تقسیم کرسکتے ہَیں کہ چند احکام لوگوں کے تحفظ کے لیے ہَیں اور باقی اُنکی جائیداد یا ملکیت کے تحفظ کے بارے میں ہیں۔ اس باب میں ہم پانچویں، چھٹے اور ساتویں حکم پر غور کریں گے جن سے ہم یہ سیکھتے ہَیں کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ ہمارا سلوک کیسا ہونا چاہیے۔اس باب کے آخر تک آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

☆ یہ بتا سکیں کہ ہم پر کون سے لوگ صاحبِ اختیار ہَیں اور اُن کے ساتھ ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے ؛

☆ یہ بتا سکیں کہ بائبل مقدّس میں لفظ خون کرنے کا مطلب کیا ہَے ؛

☆ یہ بتا سکیں کہ ہم دوسرے لوگوں کی صحت اور زندگی کے لیے کیا کریں ؛

☆ یہ بتا سکیں کہ جنسی تعلقات کا صحیح اور غلط استعمال کیا ہَے۔

## پانچواں حکم

پانچواں حکم یہ ہَے، ”تُو اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا تاکہ تیری عُمر اُس مُلک میں جو خُداوند تیرا خُدا تُجھے دیتا ہے دراز ہو“۔ (خروج 12:20)۔

یہ حکم آپ کے والدین سے متعلق ہی نہیں بلکہ ہراُس شخص کے بارے میں ہے جسے خُدا نے آپ پر کچھ اختیار بخشا ہے ۔ہمیں اُن کا حکم ماننا اور اُن کی عزت کرنی ہے ۔

آپکی زندگی میں تین ایسے دائرہ کار ہیں جہاں پر خُدا دوسرے لوگوں کو آپ پر اختیار دیتا ہے ۔پہلی جگہ آپ کا گھر ہے ۔ جہاں آپکے والدین آپ پر اختیار رکھتے ہیں ۔ دوسری جگہ گھر سے باہر کی دُنیا ہے جہاں حکومت آپ پر اختیار رکھتی ہے ۔تیسری جگہ آپ کی کلیسیاء ہے جہاں خدا کا خادم آپ پر اختیار رکھتا ہے ۔

ہم اس کو اس طرح سے جان سکتے ہیں کہ خُدا نے اپنے اختیار کو ان لوگوں کے سپُرد کیا ہے ۔ بے شک خُدا ہی ہے جو قائدے اور قوانین بناتا ہے اور اُسی نے لوگوں کو آپ پر صاحبِ اختیار بنایا ہے ۔اساتذہ کے کام پر غور کریں جن کے لیے والدین اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں کہ ''استاد کا احترام کرنا چاہئے'' ۔یہی بات اُن لوگوں کے لیے بھی ہے جنہیں خُدا نے آپ پر اختیار بخشا ہے ۔جب آپ اُن لوگوں کی تابعداری کرتے ہیں تو درحقیقت آپ خُدا کی تابعداری

یسوعؔ نے مریمؔ اور یوسفؔ کے کام میں اُن کی مدد کی

کر رہے ہوتے ہیں۔

1۔ پہلی جگہ جہاں خُدا کسی کو ہم پر اختیار دیتا ہے ہمارا.............................. ہے جہاں ہمارے والدین ہم پر اختیار رکھتے ہیں۔

2۔ دُنیا میں خُدا نے.............................. کو ہم پر اختیار دِیا ہے۔

3۔ ....................... میں خُدا نے اپنے خادم کو ہم پر اختیار بخشا ہے۔

4۔ جب ہم اُن لوگوں کی تابعداری کرتے ہیں جنہیں خُدا نے ہم پر اختیار دِیا ہے تو درحقیقت ہم.............................. کی تابعداری کر رہے ہوتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 50 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

یہ ایک افسوس ناک حقیقت ہے کہ بہت سے خاندان ایسے ہیں جہاں ماں یا باپ نہیں ہوتے اور اولاد بے راہ روی کا شکار ہو جاتی ہے۔ کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اُن کی زندگی تباہ ہونے کا سبب بھی یہی ہے۔ اکثر اوقات یہ بات درُست بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ گھر ہی سے ہم اپنے سے بڑوں کی عزت کرنا سیکھتے ہیں۔

بے شک والدین صرف حکم چلانے کے لیے نہیں ہوتے بلکہ خُدا چاہتا ہے کہ جب ہم نوعمری یا بچپن میں ہوتے ہیں تو وُہ ہماری نگہداشت بھی کریں۔ چھوٹے

بچے اپنی پرورش خود نہیں کر سکتے۔ باپ اور ماں نے ہی اپنے بچوں کو محبت، خوراک، لباس اور گھر مہیا کرنا ہوتا ہے اور انھیں اچھے انسان بننے کے لیے تربیت بھی کرنی ہوتی ہے۔

حکومت کا کام بھی عوام کی حفاظت اور مدد کرنا ہے۔ حکومت ایسے قوانین لاگو کرتی ہے تاکہ لوگوں کی جان و مال کی حفاظت ہو سکے۔ مثال کے طور پر ذرا سوچیں کہ اگر حکومت نے کاروں، بسوں اور ٹرکوں کی رفتار کی حد مقرر نہ کی ہوتی تو سڑکیں کتنی غیر محفوظ ہوتیں۔ تیز رفتار ڈرائیور بہت سے راہگیروں کو زخمی کر دیں یا مار ہی ڈالیں۔ لیکن رفتار کی ایک حد مقرر ہے اور ٹریفک پولیس اُس کی نگرانی کرتی ہے تاکہ سفر کرنا خطرے سے محفوظ ہو سکے۔

کلیسیاء میں خدا کا خادم آپ پر اختیار رکھتا ہے تاکہ وہ آپ کو خدا کے ساتھ رشتے، رفاقت، ارشادِ اعظم کی تکمیل، ہمیشہ کی زندگی، محبت، خوشی اور کلامِ مقدس کی پہچان میں آپ کی راہنمائی کرے۔ معاشرے میں ایک نمونے کی زندگی گزارنے اور کلیسیائی یگانگت کے لیے کلام کی روشنی مہیا کرے۔ کلیسیاء کا فرض ہے کہ وہ ایک ہی گڈریے کی راہنمائی میں خداوند کے ساتھ رفاقت رکھیں۔

| ? | صفحہ 49 کے جوابات: 1۔گھر ؛ 2۔حکومت ؛ 3۔کلیسیاء؛ 4۔خدا۔ |
|---|---|

5۔ گھر میں ماں اور باپ اپنے بچوں کو محبت، خوراک، لباس اور..................... مہیا کرتے ہیں تا کہ بچے معاشرے میں اچھے انسان بن سکیں۔

6۔ حکومت ..................... بناتی اور اُن کو لاگو کرتی ہے تا کہ انسانی جانوں کی حفاظت ہو سکے۔

7۔ خدا کا خادم ..................... کی تابعداری کرنے کے متعلق ہمیں سکھاتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 52 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

ان صاحبِ اختیار لوگوں کی نافرمانی کرنا گناہ ہے اور نقصان دہ بھی ہے۔ خُدا ہی ہے جو اُس اختیار کو ہم پر مقرر کرتا ہے۔ اُس اختیار کی نافرمانی کرنا ایسے ہی ہے جیسے ''خُدا کو بُرا کہنا ہے'' یا یوں کہنا ہے کہ ''اے خُدا تُو نے کیوں ایسے نادان لوگوں کو مُجھ پر اختیار دِیا ہے؟'' اور ایسا کہنا عقلمندی کی بات نہیں۔ خُدا نے اپنی حکمت سے اس اختیار کو ہم پر مقرر کیا ہے۔

دراصل ہمیں ہر بات میں صاحبِ اِختیار لوگوں کی فرمانبرداری کرنی چاہیے سوا ایک بات کے۔ اور وُہ بات یہ ہے کہ اگر وُہ اپنے اختیارات کا غلط استعمال کریں اور ایسا کام کرنے کے لیے کہیں جو خُدا کی مرضی کے خلاف ہو تب

ہمیں اُن کی فرمانبرداری نہیں کرنی چاہیے۔ یا اگر وہ ہمیں کسی ایسے کام سے روکیں جس کا حکم خُدا ہمیں دیتا ہے تب بھی ہمیں اُن کی فرمانبرداری نہیں کرنی ہے۔

ایک دفعہ یہودی مذہبی رہنماؤں نے شاگردوں کو انجیل کی منادی کرنے اور یسوع کی تعلیم دینے سے روکا۔ مگر پطرس اور یوحنا نے جواب میں اُن سے کہا کہ "تم ہی انصاف کرو۔ آیا خُدا کے نزدیک یہ واجب ہے کہ ہم خدا کی بات سے تمہاری بات زیادہ سُنیں؟" (اعمال 19:4)۔

جنہیں خُدا نے ہم پر مقرر کیا ہے ہمیں اُن کی فرمانبرداری اس طور سے کرنی چاہیے جیسے خُدا کی فرمانبرداری کر رہے ہیں۔ ہمیں اُن کی عزت و احترام کرنا چاہیے کیونکہ خُدا نے اُنھیں ہم پر اختیار دیا ہے۔ اس لیے جنہیں خُدا نے اختیار کے لیے چُنا ہے ہمیں اُن کی عزت کرنی چاہیے۔

8۔ ہمیں صاحبِ اختیار لوگوں کی فرمانبرداری نہیں کرنی ہے اگر وہ ہمیں ایسا کام کرنے کے لیے کہیں جس سے خُدا ہمیں .................... کرتا ہے یا ایسا کام کرنے سے روکیں جس کام کا .................... خُدا ہمیں دیتا ہے۔

| ؟ | صفحہ 51 کے جوابات: 5۔تربیت : 6۔قوانین : 7۔خُدا کے کلام۔ |
|---|---|

9۔ ہمیں صاحبِ اختیار لوگوں کی ..................... و ..................... کرنا چاہیے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 54 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

## چھٹا حکم

چھٹا حکم یہ ہے۔ " تُو خون نہ کرنا " (خروج 13:20)۔ بعض لوگ اس کا مطلب یوں لیتے ہیں کہ کبھی کسی انسان کو جان سے نا مارنا۔ لیکن یہ درُست نہیں۔ خُدا بعض لوگوں کو یہ اختیار دیتا ہے کہ دوسرے لوگوں کو مار ڈالیں۔ جیسے جنگ میں فوج کے سپاہیوں کو اختیار ہوتا ہے کے اپنے دشمن کے حملے کو پسپا کریں اور انھیں مار ڈالیں۔ پولیس کو بندوقیں دی جاتی ہیں تا کہ اُن مجرموں کو مار ڈالیں جو لوگوں کو مارنے کی دھمکی دیتے ہیں یا مار ڈالتے ہیں۔ اگر کوئی شخص حملہ آور ہوتا ہے تو اپنی جان کے تحفظ میں اگر حملہ آور مارا جائے تو اِس کو ہم خون کرنا نہیں کہیں گے۔ جیل کے اندر جلاّ د عدالت کے حکم کی تکمیل میں سزائے موت دینے کا کام کرتا ہے۔ بائبل مُقدّس کی اس آیت کو دیکھتے ہیں کہ "جو آدمی کا خون کرے اُس کا خون آدمی سے ہوگا کیونکہ خُدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے" (پیدائش 6:9)۔

لیکن اس کے علاوہ ہمیں یہ حق حاصل نہیں کہ ہم کسی کی جان لیں یا اُس کو قتل کر ڈالیں کیونکہ یہ صرف خُدا کو ہی اختیار حاصل ہے کہ کب انسان کی زندگی ختم کر

کردے۔ خُدا یہ زندگی ہمیں نعمت یا امانت کے طور پر دیتا ہے۔ اور وُہ یہ چاہتا ہے کہ ہم یہ زندگی اپنے نجات دہندہ یسوعؔ المسیح کے متعلق سیکھنے اور اُس کے اختیار میں گزاریں۔ ہم یہ حق نہیں رکھتے کہ کسی انسان کی زندگی کا دورانیہ کم کردیں جب تک کہ صورتِ حال ایسی نہ ہو جائے جس کا ذکر پیچھے کیا گیا ہے۔

10۔ خُدا بعض لوگوں مثال کے طور پر فوج کو، پولیس یا.............................
کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ دشمن، خطرناک مجرم یا جس کو عدالت کیطرف سے سزائے موت ملی ہو کی جان لے سکیں۔

11۔ اگر کوئی شخص حملہ آور ہوتا ہے تو اپنی جان کے......................... میں اگر حملہ آور مارا جائے تو اِس کو ہم خون کرنا نہیں کہیں گے۔

12۔ خُدا چاہتا ہے کہ جو زندگی اُس نے ہمیں اس دنیا میں دی ہے وہ اپنے ................................ کے اختیار میں اور اس کے متعلق سیکھنے میں گزاریں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 56 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

| ? | صفحہ 53 کے جوابات: 8۔منع، حکم ؛ 9۔عزت، احترام۔ |
| --- | --- |

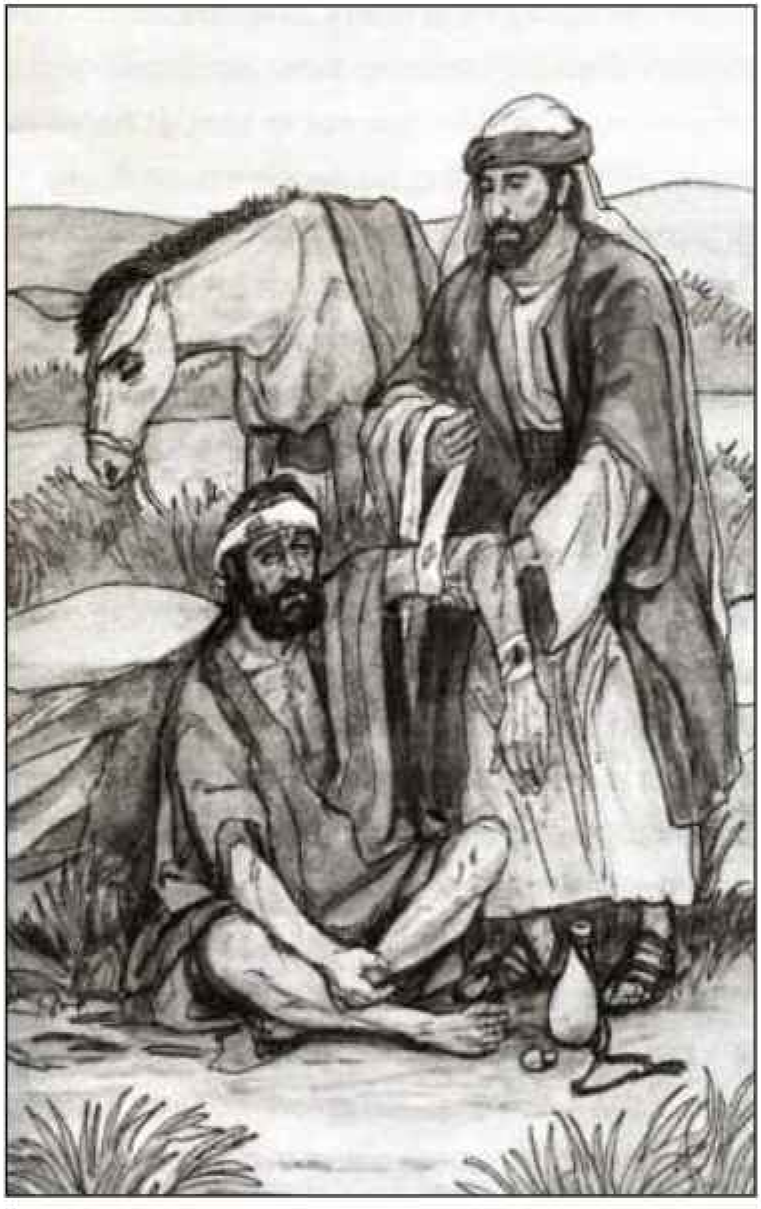

نیک سامرؔی نے ایک شخص کی مدد کی جسے ڈاکوؤں نے مار پیٹ کر زخمی کر دیا تھا

چھٹے حکم میں قتل نہ کرنے کے علاوہ کچھ اَور بھی ہے اور وُہ یہ ہے کہ ہمیں کسی شخص کو کسی قسم کا زخم یا دکھ بھی نہیں دینا ہے۔ کسی کو مارنے پیٹنے یا جسمانی اذیت دینے کی بھی اجازت نہیں۔ یسوعؔ نے کہا کہ ہمیں اُس شخص کو پیٹنے میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے جس نے پہلے ہمیں پیٹا ہو۔ اُس نے کہا ''جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دُوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے'' (متی 39:5)۔

ہم اس حکم کی نافرمانی کسی شخص کو چھوئے بغیر بھی کر سکتے ہیں کیونکہ اگر ہم کسی معقول وجہ کے بغیر کسی سے ناراض ہو جاتے ہیں یا کسی کی بے عزتی کرتے ہیں تو یہ بھی چھٹے حکم کی خلاف ورزی ہی ہے۔

پھر ہمیں لڑائی جھگڑے، مار پیٹ، قتل و غارت اور ناراضگی کے علاوہ کیا کرنا چاہیے؟۔ ہمیں وُہ سب کچھ کرنا چاہیے جو دوسروں کی بھلائی کے لیے ہے۔ ہمیں سب کی عزت کرنی اور سب سے محبت کرنی چاہیے۔ اپنے دشمنوں سے نفرت نہیں بلکہ اُن سے بھی ہمیں محبت ہی کرنی ہے۔ اور دوسروں کی ضروریاتِ زندگی پوری کرنے میں جو کچھ ہم کر سکتے ہوں ہمیں ضرور کرنا چاہیے۔

| ? | صفحہ 54 جوابات 10۔ جلّاد : 11۔ تحفظ : 12۔ نجات دہندہ |
|---|---|

13۔ ہمیں دوسروں کو کسی قسم کا............................نہیں پہنچانا چاہیے۔

14۔ کسی سے.....................ہونا غلط ہے بلکہ اُن کے لیے دُعا کرنی چاہئے۔

15۔ دوسروں کی ضروریاتِ زندگی.....................کرنے میں جو کچھ ہم کر سکتے ہوں ہمیں ضرور کرنا چاہیے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 58 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

## ساتواں حکم

ساتواں حکم یہ ہے، ''تُو زِنا نہ کرنا '' (خروج 14:20)۔اپنے جیون ساتھی کے علاوہ کسی غیر مرد یا عورت کے ساتھ جنسی تعلقات ہونا زِنا کاری کا گناہ کہلاتا ہے۔زنا کاری کے گناہ سے بہت سے لوگ متاثر ہو سکتے ہیں۔سب سے پہلے اس گناہ سے آپ کا جیون ساتھی اور دوسری وہ شخصیت جس سے آپ یہ بُرا فعل کرتے ہیں۔

اگر آپ کی شادی ہونے والی ہے تو جس سے آپ کی شادی ہونے والی ہے وہ شخصیت بھی متاثر ہوگی اور پھر وہ شخصیت بھی متاثر ہوگی جو آپ کے زانی ساتھی کا شریک حیات ہے یا جس سے اُس کی شادی ہونے والی ہے۔ بہر حال زنا کاری کے سبب کوئی بھی اپنے جیون ساتھی (شریک حیات) کے ساتھ خوش نہیں ہوگا۔

کچھ لوگ شادی کے بعد شوہر اور بیوی کے جنسی تعلقات کو بھی گناہ سمجھتے ہیں لیکن یہ دُرست نہیں۔ کائنات کی تخلیق میں جب خُدا نے بنی نوع انسان کو خلق کیا تو وہ حوّا کو آدم کے پاس لایا اور کہا، ''پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور و محکوم کرو'' (پیدائش 28:1)۔ ہم سب جانتے ہیں کہ انسان کو پھلنے، بڑھنے اور زمین کو معمور و محکوم کرنے کیلئے پاک جنسی تعلقات کی ضرورت تھی یعنی یہ جنسی تعلقات سے ہی ممکن ہوسکتا تھا لیکن کسی غیر مرد یا عورت سے جنسی تعلقات ہونا گناہ ہے

خُدا کا مطلب صرف شوہر اور بیوی کے درمیان جنسی تعلقات سے تھا۔ لیکن اس دُنیا میں ہمارے اردگرد کے لوگ اب ایسا نہیں سوچتے۔ وُہ یہ سوچتے ہیں کہ آپ جس سے چاہیں جنسی تعلقات استوار کر سکتے ہیں لیکن خُدا فرماتا ہے کہ یہ گناہ ہے۔

16۔ جیون ساتھی کے علاوہ کسی غیر مرد یا عورت کے ساتھ ...................... تعلقات ہونا زنا کاری کا گناہ کہلاتا ہے۔

17۔ جنسی تعلقات سے خُدا کا مطلب صرف ...................... اور ...................... کے درمیان ایسے تعلقات کا ہونا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 62 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

| | |
|---|---|
| ? | صفحہ 57 کے جوابات: 13۔ دُکھ ؛ 14۔ ناراض ؛ 15۔ پوری۔ |

یوسفؔ آزمائش اور گناہ سے دُور بھاگ گیا۔

ساتویں حکم کا مطلب صرف ناجائز جنسی تعلقات ہی نہیں بلکہ مجموعی طور پر جنس مخالف یا ہم جنس کے بارے میں ایسی سوچ رکھنے سے بھی ہے۔ کسی غیر مرد یا عورت کے ساتھ جنسی تعلقات کے بارے میں سوچنا بھی گناہ ہے۔ یسوعؔ نے کہا، '' جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وُہ اپنے دِل میں اُس کے ساتھ زنا کر چُکا'' (متی 28:5)۔ لیکن آج کل کے دَور میں رسالے اور میگزین گندگی سے بھرے پڑے ہیں۔ کوئی بھی مسیحی ایسے میگزین اور رسالے اپنے پاس رکھنا پسند نہیں کرتا اور نہ ہی فحش فلمیں دیکھنا پسند کرتا ہے جو صرف جسمانی خواہشات کے بارے میں ہوں۔ مسیحی ایسے بیہودہ لطیفوں کو بھی سننا پسند نہیں کرتا اور ایسے بُرے کاموں میں شریک ہونا بھی پسند نہیں کرتا جو جنسی تعلقات کے بارے میں ہوں۔

یہی وُہ خاص بات ہے جو خُدا چاہتا ہے اور وُہ یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک مرد یا عورت شادی بیاہ کرے اور جب تک زندہ رہے اپنے جیون ساتھی کے ساتھ اور خدا کے ساتھ مخلص اور وفادار رہے۔

خُدا چاہتا ہے کہ ہم اپنے جیون ساتھی سے محبت رکھیں اور ایک دوسرے کے مددگار رہوں اور بچوں کی پرورش کریں جو وُہ ہمیں عطا کرتا ہے۔

18۔ کسی غیر مرد یا عورت کے ساتھ جنسی تعلقات کے بارے میں ..................
بھی گناہ ہے۔

19۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم اپنے جیون ساتھی کے ساتھ مخلص اور .................. رہیں۔

20۔ خدا نے جنسی تعلقات ایک .................................. کے طور پر عطا کیے ہیں
جو صرف جیون ساتھی کے ساتھ ہوں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 63 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

# تیسرا باب
# نظرِ ثانی

پانچویں، چھٹے اور ساتویں حکم میں ہم دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات کے بارے میں تعلیم پاتے ہیں۔ خُدا نے ہمارے گھر، حکومت اور کلیسیاء میں بعض لوگوں کو ہم پر اختیار بخشا ہے۔ پانچواں حکم ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم صاحب اِختیار لوگوں کی عزت اور فرمانبرداری کریں جیسے ہم خُدا کی تعظیم اور فرمانبرداری کرتے ہیں۔ صرف اُس وقت ہم اُن کی فرمانبرداری نہ کریں جب وُہ ہمیں خُدا کی شریعت کیخلاف کوئی کام کرنے کے لیے کہتے ہیں۔

چھٹا حکم قتل کرنے سے منع کرتا ہے۔ بعض اوقات وُہ ہمیں انسانی جانیں لینے کی اجازت دیتا ہے۔ جیسے ذاتی تحفظ کے لیے، فوج کے سپاہی، پولیس یا پھر جلاّد کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دیتے ہُوئے۔ لیکن اس کے علاوہ یہ حق صرف خُدا ہی کو حاصل ہے کہ کب کسی انسان کی زندگی اِس زمین پر سے ختم کردے۔ انسان کو اس زندگی میں اپنے نجات دہندہ (یسوعؔ المسیح) کے بارے میں سیکھنا اور اُس کے اختیار میں رہنا ہے۔ اور اس دوران میں کسی دوسرے کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچانا بلکہ اُن کی ضروریاتِ زِندگی پوری کرنے کے لیے اُن کی مدد بھی کرنی ہے۔

ساتواں حکم جنسی تعلقات کے بارے میں سکھاتا ہے اور صرف اُس کے ساتھ اِن کی اجازت دیتا ہے جس کے ساتھ آپ کی شادی ہوئی ہے۔ غیر مرد یا عورت کے ساتھ جنسی تعلقات کے بارے میں سوچنا بھی گناہ ہے۔ خُدا نے شادی شدہ لوگوں کو جنسی تعلقات ایک نعمت کے طور پر عطا کئے ہیں۔ ہمیں شادی کے بندھن کا احترام کرنا اور زناکاری سے بچے رہنا چاہیے۔ ہم اِس حکم کی فرمانبرداری، اپنے جیون ساتھی سے محبت رکھنے، اُس کی عزت کرنے اور اُس کے ساتھ وفادار رہنے سے کر سکتے ہیں۔

| ؟ | صفحہ 60 کے جوابات: 16۔ جنسی 17: ۔شوہر، بیوی۔ |
|---|---|

# تیسرے باب کے لیے امتحان

1۔ جب ہم اُن لوگوں کی فرمانبرداری کرتے ہیں جنہیں خُدا نے ہم پر اختیار دیا ہے تو درحقیقت ہم ........................ کی فرمانبرداری کر رہے ہوتے ہیں۔

2۔ گھر میں ..................... اور ..................... اپنے بچوں کو محبت، خوراک اور لباس مہیا کرتے اور اچھے انسان بننے کے لیے اُن کی تربیت کرتے ہیں۔

3۔ ..................... قانون بناتی اور اُنہیں لاگو کرتی ہے تاکہ انسانی جان و مال کی حفاظت ممکن ہو سکے۔

4۔ کلیسیاء میں ..................... اور اساتذہ خُدا کے کلام کی تابعداری کرنے کے متعلق ہمیں سکھاتے ہیں۔

5۔ ہمیں صاحبِ اختیار لوگوں کی ..................... نہیں کرنی ہے اگر وہ ہمیں ایسے کام کرنے کے لیے کہیں جن سے خُدا ہمیں منع کرتا ہے یا ایسے کام کرنے سے روکیں جن کا حکم خُدا ہمیں دیتا ہے۔

6۔ خُدا بعض لوگوں کو مثال کے طور پر فوج یا پولیس کو یہ اختیارات دیتا ہے کہ وہ

| ؟ | صفحہ 61 کے جوابات :18 سوچنا : 19۔وفادار : 20۔ نعمت۔ |
|---|---|

دوسروں کی.................... لے سکیں۔

7 ۔خُدا یہ چاہتا ہے کہ ہم یہ زندگی جو روئے زمین پر ہمیں دی ہے اپنے
........................................ کے متعلق سیکھنے اور اُس کے اختیار میں گزاریں۔

8۔ ہمیں دُوسروں کو کسی قسم کا.......................... نہیں پہنچانا چاہیے۔

9۔کسی معقول وجہ کے بغیر کسی سے............................ ہونا بھی غلط ہے ۔

10 ۔ دوسروں کی ضروریاتِ زندگی.................... کرنے میں جو کچھ ہم کر سکتے ہوں ہمیں ضرور کرنا چاہیے۔

11۔ اپنے......................... کے علاوہ کسی غیر مرد یا عورت سے جنسی تعلقات ہونا زنا کاری کا گناہ ہے

12۔کسی غیر مرد یا عورت کے ساتھ جنسی تعلقات کے بارے میں سوچنا بھی............ ہے۔

13۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم اپنے جیون ساتھی کے ساتھ.........................

اور..............................رہیں۔

14۔خُدا نے شادی شدہ لوگوں کو جنسی تعلقات ایک..............................کے طور پر عطا کئے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 105 پر ملاحظہ کریں)

اخیؔ اب بادشاہ نے نبوتؔ کے تاکستان کو لالچ کی بنا پر زبردستی حاصل کرنا چاہا۔

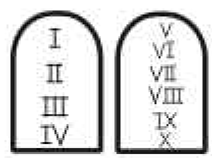


# چوتھا باب
# شریعت کی دوسری لَوح
## حصّہ دوئم

پچھلے باب میں ہم نے یہ سِیکھا کہ خُدا ہم سے کیا چاہتا ہے کہ انسانوں کے ساتھ ہمارا سلوک کیسا ہونا چاہیے۔ اس باب میں ہم اس کے بارے میں مزید سیکھیں گے مگر ذرا فرق انداز میں۔ آخری تین حکم ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ اُن چیزوں کے بارے میں ہمارا روّیہ کیسا ہونا چاہیے؟ جو خُدا نے ہم جیسے دوسرے انسانوں کو دی ہیں۔ آٹھواں، نواں اور دسواں حکم اُن چیزوں کے بارے میں ہیں جو ہمارے

پڑوسیوں کی ملکیت ہَیں ۔ یہ چیزیں اُن کی جائیداد، نیک نامی اور اسی طرح کی کئی دوسری چیزیں بھی ہوسکتی ہَیں ۔اس باب میں آپ اُن چیزوں کی حفاظت کرنے میں دوسروں کی مدد کے بارے میں سیکھیں گے جو خُدا نے دوسرے لوگوں کو دِی ہَیں ۔

باب کے آخر تک آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ یہ بتاسکیں کہ کیوں ہمیں دوسروں کی چیزوں کو ہرگز چُرانا نہیں چاہیے ؛

☆ یہ بتاسکیں کہ کیوں ہمیں دوسروں کی نیک نامی پر دھبہ ہرگز نہیں لگانا چاہیے ؛

☆ یہ بتاسکیں کہ کسی دوسرے کی چیز کا لالچ کرنے کا کیا مطلب ہے اور کیوں ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

## آٹھواں حکم

آٹھواں حکم یہ ہے کہ "تُو چوری نہ کرنا" (خروج 15:20) ۔چوری کرنا یعنی کسی دُوسرے کی چیزوں کو ناجائز طریقے سے اپنے قبضے میں کر لینا جُرم ہے ۔آیئے ہم دیکھیں کہ ان الفاظ "کسی دوسرے کی چیزوں" کا کیا مطلب ہے ۔

چیزیں کس طرح ہماری ہوتی ہَیں؟ شاید وُہ ہمیں تحفے میں ملی ہوں ۔ممکن

ہے کہ ہم نے اُنھیں کسی کام کے بدلے حاصل کیا ہو یا اپنی کمائی سے خریدا ہو۔ ممکن ہے کہ وُہ ہمیں اپنے اُن عزیزوں سے وراثت میں مِلی ہوں جو مَر گئے اور اپنی وصیت میں ہمارے نام اُن چیزوں کو کر گئے۔

لیکن درحقیقت سب چیزیں جو ہماری ہیں خُدا کی طرف سے ایک نعمت ہیں۔ جیسے بائبل مقدّس میں لکھا ہے، ''ہر اچھی بخشش اور کامل انعام اوپر سے ہے اور نوروں کے باپ کی طرف سے ملتا ہے'' (یعقوب 17:1)۔ خُدا اُن ذرائع سے ہمیں یہ چیزیں دیتا ہے جن کا ذکر پچھلے پیراگراف میں کیا گیا ہے۔ وُہ کسی کو قائل کرتا ہے کہ تحفے کی صورت میں آپکو چیزیں دے یا اپنی جائیداد (وصیت) ہمارے نام لکھ دے یا پھر قانونی وارث ہونے کے ناطے وُہ جائیداد ہمیں مل جائے۔ اس طرح خُدا ہمیں صحت بھی دیتا ہے تاکہ ہم محنت کر کے اپنی جائیداد بنائیں۔

پچھلے باب میں ہم نے ایک ایسی ہی ملکیت کے بارے سیکھا جس کا تعلق انسانی زندگی کے ساتھ ہے۔ خُدا نے ہمیں زندگی دی ہے اور صرف خُدا ہی کو یہ حق حاصل ہے کہ کب اُسے لے لے۔ دراصل کسی شخص کی کوئی چیز چُرانا اُس شخص کے خلاف عملی قدم ہی نہیں بلکہ یہ خُدا کی بے عزتی کرنے کے مترادف بھی ہے۔

اسے ذرا اس طرح سوچیں۔ فرض کیا کہ آپ نے اپنے گھر کے آس پاس

درخت لگانے میں کافی وقت صرف کیا۔ پھر آپ نے تھوڑا دُور کھڑے ہوکر دیکھا اور سوچا کہ آپ نے ان درختوں کو بڑے اچھے طریقے سے لگایا ہے۔ پھر کوئی شخص آتا ہے اور یہ کہتا ہے، ''بے وقوف تم نے ان درختوں کو غلط جگہ پر لگایا ہے''۔ آپ اس میں اپنی بے عزتی محسوس کریں گے اور آپ کو غصہ بھی آئے گا کہ اُس نے یہ بات کہنے کی جُرات کیسے کی جو خود نہیں جانتا کہ درخت کیسے لگائے جاتے ہیں۔

اگر ہم کسی کی کوئی چیز چُراتے ہیں تو ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ خُدا نے حورب، تمر اور وسیم کو کچھ چیزیں دِیں اور اگر آپ وُہ چیزیں چُراتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ خُدا سے کہہ رہے ہیں کہ اُس نے اِن لوگوں کو یہ چیزیں دینے میں غلطی کی ہے وُہ تو مُجھے ملنی چاہیں تھیں اور پھر آپ اُس غلطی کو دُرست کرنے لگتے ہیں یعنی آپ دوسرے لوگوں کی اشیاء کو جو خُدا نے اُن کو دِی ہیں چُرا کر اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔

1۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے سب ........................ کا دِیا ہُوا ہے۔

2۔ خُدا ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ ہم ........................ کریں اور روپیہ پیسہ کما کر اپنی ضرورت کی اشیاء خریدیں۔

3۔ جب آپ کسی کی اشیا چُراتے ہَیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ............
سے کہہ رہے ہَیں کہ اُس نے وُہ چیزیں مُجھے دینے کی بجائے کسی دوسرے کو دے کر بڑی غلطی کی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 72 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

چوری کرنے کی بجائے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ہمیں دوسروں کی مدد کرنی چاہیے تاکہ جو کچھ اُن کا ہے اُنہی کے پاس رہے۔ اگر ہمیں اِس بات کا علم ہو کہ کسی دوسرے کی اشیاء (ملکیت) چوری ہونے والی ہَیں تو ہم اُسے آگاہ کریں اور اُن کی حفاظت میں اُس کی مدد بھی کریں۔ اگر کسی کی چیزیں کسی وجہ سے خراب ہو رہی ہَیں تو اُنھیں ٹھیک کرنے اور محفوظ کرنے میں جتنی اُس کی مدد کر سکتے ہیں ہم ضرور کریں۔

مختصر یہ کہ ہمارے دماغ میں یہ خیال نہیں ہونا چاہیے کہ ''جو چیزیں صرف میری ہَیں اُن اپنی چیزوں کی حفاظت کرنا ہی بس میرے لیے کافی ہے''۔ لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم اُن چیزوں کی بھی حفاظت کریں جو اَوروں کی ملکیت ہَیں۔

ہمیں یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ جو کچھ انسان کے پاس ہے وہ سب خُدا کا دِیا ہُوا ہے اور خُدا نے ہم میں سے ہر ایک کو یہ ذمہ داری دِی ہے کہ جو کچھ دوسروں کا ہے اُسکی حفاظت میں اُن کی مدد کریں اور اُسے ترقی دیں۔

4۔ چوری کرنے کی بجائے ہمیں دُوسروں کی مدد کرنی چاہیے تاکہ جو کچھ اُن کا ہے

اُنکے پاس..................... رہے۔

5۔ خُدا نے ہمیں یہ ذمہ داری دی ہے کہ دوسروں کی مدد کریں اور جو کچھ اُن کا ہے اُسکی..................... کریں اور اُسے..................... دیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 74 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

## نوواں حکم

نوواں حکم یہ ہے، ''تُو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا '' (خروج 16:20)۔ اکثر اوقات جب ہم گواہی کا لفظ سُنتے ہیں تو عدالت کا تصور ہمارے ذہن میں آجاتا ہے۔ عدالت میں حلف اُٹھانے کے بعد کسی شخص کے خلاف جھوٹ بولنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ جس شخص کے خلاف ہم گواہی دیں گے اُس شخص کے ساتھ کیا کچھ ہوگا۔ اُسے جیل کی سزا ہوسکتی ہے بلکہ اس سے بھی بڑی سزا اُسے مِل سکتی ہے جبکہ اُس نے کوئی غلط کام بھی نہیں کیا ہے۔

لیکن اکثر ہم اپنے پڑوسی یا جان پہچان کے لوگوں کے بارے میں گواہی دیتے ہیں۔ یعنی ممکن ہے کہ ہم کسی کے بارے میں اُس وقت گفتگو کریں جس وقت وہ شخص ہمارے ساتھ موجود نہیں۔ ہم اُس شخص کے بارے میں کیا کہیں گے؟۔ اُس شخص کے بارے میں جھوٹی بات کہنے سے ممکن ہے کہ اُس شخص کی نیک

| ؟ | صفحہ نمبر 70، 71 کے جوابات: 1۔ خُدا ؛ 2۔ کام ؛ 3۔ خُدا۔ |
| --- | --- |

نامی پر بدنما داغ لگ جائے جو کہ غلط ہے۔

آپ کی نیک نامی (ساکھ) اس زمین پر خُدا کی طرف سے آپ کے لیے ایک بڑی نعمت ہے۔ بعض لوگ اپنے ہی بُرے کاموں سے اپنی ساکھ تباہ کر لیتے ہیں لیکن کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ دوسروں کے بارے میں کوئی ایسی بات کر کے اُن کی ساکھ کو تباہ کر دے۔

لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کے بارے میں سچ بولنا بھی ایک گناہ بن جاتا ہے۔ بے شک یہ عدالت کے معاملہ میں درُست نہیں کیونکہ عدالت میں آپ خُدا کو حاضر جان کر حلف اٹھاتے ہیں کہ آپ سچ بولیں گے۔ لیکن فرض کریں کہ آپ کسی شخص کے ماضی کے گھنونے کاموں سے واقف ہیں اور وُہ نہیں چاہتا کہ دوسرے لوگ اُنکے بارے میں جانیں۔ کیونکہ اگر لوگ اُس کے ماضی کو جان گئے تو وُہ اُس کی عزت نہیں کریں گے۔ اس لیے اُس شخص کے گھنونے راز کا انکشاف کرنا غلط ہوگا۔ کیونکہ اس سے آپ اُسکی ساکھ اور نیک نامی تباہ کر سکتے ہیں۔

جب معاملہ نوویں حکم کا ہو تو سب سے بہتر بات یہی ہوگی کہ کسی کے بارے میں کوئی جھوٹی یا سچی بات نہ کریں جس سے اُس شخص کی ساکھ تباہ ہو جائے۔ اگر آپ

نے سچ بولنے کے لیے عدالت میں حلف اُٹھالیا ہے تو صرف سچی بات جو آپ کسی شخص کے بارے میں جانتے ہیں اور وہ بات نہ کہنے سے کسی اور شخص کی حق تلفی یا نقصان بھی ہو رہا ہو تو آپ کو وُہ سچی بات بیان کر دینی چاہیے۔ خواہ اُس شخص کی نیک نامی کو دھچکا لگے۔ یقیناً کسی دوسرے کے بارے میں آپ کو جھوٹ ہرگز نہیں بولنا چاہیے بلکہ خاموش رہنا چاہیے۔

6۔ آپ کی ............................ اس زمین پر خُدا کی طرف سے ایک عظیم تحفہ ہے۔

7۔ عدالت میں ہم خُدا کو حاضر جان کر حلف اُٹھاتے ہیں کہ سب ............................ کہوں گا خواہ اس سے کسی پر کوئی بھی مشکل آجائے۔

8۔ کِسی شخص کے بارے میں جھوٹ یا سچ نہ بولیں جس سے اُس شخص کی ساکھ ............................ ہوتا وقتیکہ آپ کو مجبوراً ایسا کرنا نہ پڑے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 76 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

کسی شخص کی نیک نامی کو تباہ کرنے کی بجائے اُس کے تحفظ کے لیے ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ فرض کِیا کہ چند لوگ کسی ایک شخص کے بارے میں

| ؟ | صفحہ 72 کے جوابات: 4۔ محفوظ ؛ 5۔ حفاظت، ترقی۔ |
|---|---|

جھوٹی باتیں بیان کرر ہے ہیں جبکہ وُہ شخص اُن کے درمیان موجود نہیں تا کہ اپنا دفاع کر سکے۔ تو یہ آپ پر منحصر ہَے کہ اس صورت حال میں مداخلت کر کے اُس شخص کو تحفظ دیں۔ آپ دُوسروں سے یہ کہہ سکتے ہَیں، ''آپ یہ پسند نہیں کریں گے کہ لوگ آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے خلاف بات کریں اس لیے اس شخص کو بھی اُتنی ہی اہمیت دیں''۔

اگر دوسرے لوگ کسی ایک شخص کے بارے میں بُری باتیں کہہ رہے ہوں تو آپ اُس کے بارے میں اچھی باتیں کہیں۔ جب دوسرے لوگ اُس کے نام پر بدنما داغ لگا رہے ہوں تو آپ اُس کی حمایت کرنے کی پوری کوشش کریں۔

فرض کریں کہ آپ کو اپنے دوست پر صرف شک ہَے اور آپکو اس کے برے کاموں کا ابھی یقین نہیں۔ آپ کو اُسے شک کا فائدہ دینا چاہیے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص لڑکھڑاتی آواز میں بات کر رہا ہَے اور سیدھا کھڑے ہونے یا چلنے میں مشکل محسوس کر رہا ہَے۔ تو آپ پہلے یہ شک کر سکتے ہَیں کہ وُہ منشیات یا شراب کے نشے میں ہَے۔ لیکن اُسے شک کا فائدہ دے کر آپ کو اپنے آپ سے یہ کہنا چاہیے، ''ممکن ہَے کہ آج وُہ بیمار ہَے'' اور آگے بڑھ کر اُس کی مدد کرنی چاہیے۔ خُدا چاہتا ہَے کہ اس طرح سے آپ اپنے پڑوسی یعنی جو بھی مشکل میں ہے اُس کی مدد کریں۔

9۔ کسی دوسرے کی نیک نامی کو............................... دینے کے لیے ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

10۔ جب دوسرے لوگ کسی ایک شخص کی عزت پر کیچڑ اُچھال رہے ہوں تو آپ کو چاہیے کہ اُس کے بارے میں............................... باتیں کہیں۔

11 ۔ جس شخص کے بُرے کاموں کا آپ کو یقین نہیں تو آپ اس شخص کو............................... کا فائدہ ضرور دیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 78 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

## دسواں حکم

دسواں حکم یہ ہے، '' تُو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا ''
'' تُو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اُس کے غلام اور اُس کی لونڈی اور اُس کے بیل اور اُس کے گدھے کا اور نہ اپنے پڑوسی کی کسی اَور چیز کا لالچ کرنا'' (خروج 17:20)۔

لالچ ایسا گناہ ہے جو ہمارے ذہنوں اور سوچوں میں آتا ہے لیکن اگر ہم

| ? | صفحہ 74 کے جوابات: 6۔ نیک نامی ؛ 7۔ سچ ؛ 8۔ تباہ۔ |
|---|---|

س کو روکنے کے لیے کچھ بھی نہ کریں تو بہت ہی بُرا ہو سکتا ہے۔ لالچ کا مطلب ہے کہ ہم کسی ایسی چیز کو حاصل کرنا چاہتے ہیں جو ہماری نہیں۔ کسی ایسی چیز کی خواہش یا تمنا کرنا جو ہمارے پڑوسی کے پاس ہے گناہ نہیں اگر ہم اُسے دیانتداری سے حاصل کریں مثلاً اگر اُس کے پاس کوئی کتاب ہے تو وُہ ہمیں پڑھنے کے لیے دے سکتا ہے یا فروخت کر سکتا ہے۔ اس قسم کی خواہش کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اگر اُس کی کوئی ایسی چیز جسے ہم جانتے ہیں کہ وُہ کسی کو دے نہیں سکتا (مثال کے طور پر اُس کی بیوی) تو اس قسم کی خواہش کرنا گناہ ہے۔

''لالچ'' سب سے پہلے تو خُدا کے خلاف گناہ ہے۔ جیسے ہم نے آٹھویں حکم میں کہا کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے خُدا سے یہ کہنا کہ ''اے خُدا تُو نے یہ خوبصورت کوٹ غلط آدمی کو دے دِیا، یہ تو میرا ہونا چاہیے تھا۔ تُو نے خوبصورت بیوی غلط شخص کو دیدی وُہ تو میرے لیے ٹھیک تھی۔ یا یہ کہیں کہ یہ جوان شخص تو میرے لیے ٹھیک تھا۔

لالچ کرنا اُس شخص کے خلاف گناہ بھی ہے جس کی چیز کا آپ لالچ کر رہے ہیں۔ در حقیقت آپ اُس شخص کی خوشیاں چھین کر اُسے نقصان پہنچانے کی سوچ رہے ہیں۔ فرض کیا کہ وُہ شخص دوسرے دِن ہی مَر جاتا ہے جس کی چیز کا لالچ آپ کر رہے ہیں اور وُہ سب کچھ جس کی آپ خواہش کر رہے تھے وہ آپ کو مل جاتا ہے تو کیا آپ

اُس کی موت پر خوش ہوں گے؟۔ اگر آپ خوش ہوں گے تو یہ کس قسم کا رویہ ہے جو کسی دوسرے شخص کے لیے آپ کے دِل یا ذہن میں ہے؟۔

لالچ سے اکثر دوسرے گناہ جنم لیتے ہیں۔ بائبل مُقدّس میں لالچ کے متعلق بہت سی مثالیں ہیں۔ ایک مثال اخی اب بادشاہ کی ہے جو نبوتؔ نام ایک شخص کا تاکستان (انگوروں کا باغ) خریدنا چاہتا تھا۔ لیکن نبوتؔ اپنے اس باغ کو بیچنے سے انکار کر دیتا ہے لیکن اخی ابؔ ہر صورت وُہ باغ خریدنے کوشش کرتا ہے۔ اس سے پہلے کہ معاملہ اچھے طریقے سے طے پاتا بادشاہ اور اُس کی بیوی نے شریر لوگوں کو روپے دے کر کہا کہ نبوتؔ کے خلاف عدالت میں گواہی دیں۔ اس طرح اُنھوں نے نبوتؔ کو ایک جُرم میں پھنسا کر مروا ڈالا اور اُس کے تاکستان پر قبضہ کر لیا۔ بے شک نبوتؔ نے وُہ جُرم نہیں کیا تھا جس میں اُس کو اخی اب بادشاہ نے پھنسا دیا۔

12۔ لالچ کا مطلب درحقیقت کسی ایسی چیز کو حاصل کرنے کی..................کرنا ہے جس کے بارے میں ہم جانتے ہے کہ وُہ ہماری نہیں ہو سکتی۔

| ? | صفحہ 76 کے جوابات: 9۔ تحفظ ؛ 10۔ اچھی ؛ 11۔ شک۔ |
|---|---|

13۔ لالچ کرنا خُدا پر الزام لگانے کے مترادف ہے کہ اُس نے وہ چیز آپ کو دینے کی بجائے کسی دوسرے کو دے کر ............ کی ہے۔

14۔ لالچ اُس شخص کو بھی ............ پہنچانے کے مترادف ہے جس کی کسی چیز کو ہم حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

15۔ لالچ اکثر دوسرے ............ کو جنم دیتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 80 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

لالچ کا بہترین علاج قناعت پسندی ہے۔ بائبل مُقدّس میں یوں لکھا ہے کہ، ''ہاں دینداری قناعت کے ساتھ بڑے نفع کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ نہ ہم دُنیا میں کچھ لائے اور نہ کچھ اُس میں سے لے جا سکتے ہیں۔ پس اگر ہمارے پاس کھانے پہننے کو ہے تو اُسی پر قناعت کریں'' (1۔ تیمتھیس 6:6-8)۔

جب ہم اُنہی چیزوں سے خوش ہیں جو ہمارے پاس ہیں تو ہم آسودہ ہیں۔ امیر آدمی کون ہے یا امیر آدمی کب خوش ہوتا ہے؟ امیر آدمی وہ ہے جو اُس وقت تک خوش نہیں ہوتا جب تک کہ زیادہ سے زیادہ دولت حاصل نہ کر لے۔ غریب آدمی تھوڑے سے میں بھی بہت خوش ہوتا ہے؟ مگر مسیحی اُن چیزوں میں

بہت خوش رہتا ہے جو اُسے خُدا نے عطا کی ہیں۔ خاص طور پر اُس نجات دہندہ کے لیے جو خُدا کی طرف سے اُس کے لیے ایک عظیم ترین تحفہ عطا کیا گیا ہے جس کا نام یسوعؔ المسیح ہے۔

جب آپ کے پاس یسوعؔ ہے تو آپ ناخوش ہونے کی آزمائش میں نہیں گر سکتے مثلاً ایسی چیز کے متعلق خواہش جو کسی دوسرے کے پاس ہے۔ کیونکہ جب آپ میں اُن چیزوں کو حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوگی تو آپ اُس شخص سے وُہ چیزیں چھیننے کی کوشش نہیں کریں گے جو خُدا نے اُسے دی ہیں یعنی اُسکی تمام جائیداد (اُس کی بیوی، ملازم، جانور، اور باقی سب جو کچھ بھی اُس کے پاس ہے)۔ بلکہ آپ اُس شخص کے ساتھ یسوعؔ مسیح کے متعلق بات کرنے کو زیادہ اہمیت دیں گے اور اُس کی ملکیت کو محفوظ رکھنے کیلئے ہر طرح سے اُسکی مدد بھی کریں گے۔

16۔ لالچ کا بہترین علاج.............................ہے۔

17۔ ایک مسیحی اُن چیزوں سے خوش ہے جو.............................نے اُسے عطا کی ہیں۔

| ؟ | صفحہ 79 کے جوابات: 12۔خواہش ؛ 13۔غلطی ؛ 14۔نقصان (دکھ) ؛ 15۔ گناہوں۔ |
|---|---|

18۔ہم اپنی ہر ممکن کوشش کریں تاکہ دوسروں کی چیزوں کا.......................ممکن ہو سکے۔جو خُدا نے اُنھیں دی ہَیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 82 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

# چوتھا باب
# نظرِ ثانی

آخری تین احکام ہمیں دوسروں کی ملکیت اور جائیداد کے بارے میں ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے کے متعلق تعلیم دیتے ہیں۔

آٹھواں حکم ہمیں یہ سکھاتا ہَے کہ چوری نہ کریں بلکہ دُوسروں کی ملکیت کی حفاظت اور ترقی میں اُن کی مدد کریں۔کیونکہ خُدا نے جو کچھ بھی دوسروں کو دیا ہے اس کے بارے میں ہم کوئی حق نہیں رکھتے کہ ہم خدا سے کوئی سوال کریں یا اُن چیزوں کو چھیننے کی کوشش کریں جو خُدا نے دوسروں کو دی ہَیں۔

نواں حکم ہمیں یہ سکھاتا ہَے کہ کسی کی ساکھ یا نیک نامی پر دھبہ نہ لگائیں۔ کبھی کبھی ایسے مواقع آتے ہَیں جب ہم دوسروں کے بارے میں اس وقت گفتگو کر رہے ہوتے ہیں جب وہ اُس جگہ موجود نہیں ہوتے جس سے دوسروں کی ساکھ یا نیک

نامی پر دھبہ لگ سکتا ہے۔اس لیے بہتر یہ ہے کہ ہم دوسروں کے بارے میں کوئی بات کرنے کی بجائے دوسروں کی ساکھ یا نیک نامی کو تحفظ فراہم کریں۔

دسواں حکم لالچ کے گناہ کے بارے میں سکھاتا ہے جو دوسرے کی کسی چیز کو حاصل کرنے کی خواہش کے بارے میں ہَے۔لالچ کرنا خُدا کے خلاف گناہ ہَے اور اُس شخص کے خلاف بھی جس کی کسی چیز کو ہم لالچ کی نظروں سے دیکھ کر حاصل کرنا چاہتے ہَیں۔ اِس کی بجائے ہمیں اُسی پر قناعت کرنی چاہیے جو کچھ خُدا نے ہمیں عطا کیا ہَے۔ہم خاص کر اس بات پر غور کریں کہ خُدا نے ہمیں اپنا اکلوتا بیٹا بخش دِیا تا کہ وہ ہمارا نجات دہندہ ہو سکے۔ہم میں جب بھی کسی کی چیز کا لالچ پیدا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ہم اس شخص کے ساتھ یسوعؔ مسیح کے بارے میں گفتگو کریں اور اُس کی جائیداد یا ملکیت کی حفاظت کرنے میں اُس کی مدد کریں۔

؟ صفحہ 80-81 کے جوابات: 16۔قناعت ؛ 17۔ خدا ؛ 18۔تحفظ۔

# چوتھے باب کے لیے امتحان

1۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے سب.................................کا دِیا ہوا ہے۔

2۔ جب آپ کسی کی کوئی چیز چُراتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ خُدا سے کہہ رہے ہیں کہ اُس نے وُہ چیز مُجھے دینے کی بجائے کسی دوسرے کو.................................کر بڑی غلطی کی ہے۔

3۔ آپ کی نیک نامی اس زمین پر.................................کی طرف سے عطاء کردہ عظیم تحفوں میں سے ایک ہے۔

4۔ کسی شخص کے بارے میں جھوٹ یا سچ نہ بولیں جس وقت وہ شخص اُس جگہ موجود نہ ہو کیونکہ اس سے اُس شخص کی....................تباہ ہو جائے گی۔

5۔ دوسروں کی نیک نامی کے.................................کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔

6۔ لالچ کا مطلب ہے کسی ایسی چیز کو حاصل کرنے کی.................................کرنا جو ہم جانتے ہیں کہ ہماری نہیں ہو سکتی۔

7۔ لالچ کرنا خُدا پر الزام لگانے کے مترادف ہے کہ اُس نے وہ چیز آپ کو دینے کی بجائے کسی دوسرے کو دے کر ............................ کی ہے۔

8۔ ............................................ اکثر دوسرے گناہوں کو جنم دیتا ہے۔

9۔ مسیحی اُن چیزوں سے ........................ ہوتا ہے جو خُدا نے اُسے عطا کی ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 105 پر ملاحظہ کریں)

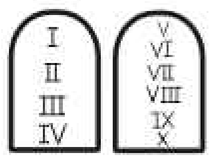


# پانچواں باب
# دس احکام کی تعمیل کرنا

بہت سے لوگ اچھا انسان بننا چاہتے ہیں جس کے لیے وہ خاص لائحہ عمل مرتب کرتے ہیں تا کہ مختلف مراحل سے گزر کر اپنی منزل کو حاصل کر سکیں۔ ایک شرابی اُن مشہور بارہ نکاتی لائحہ عمل کے تحت شراب نوشی ترک کر سکتا ہے۔ کوئی شخص جس کا وزن بہت زیادہ ہے خاص لائحہ عمل کے تحت اپنا وزن کم کر سکتا ہے۔

بعض لوگ دس احکام کے بارے میں یہ سوچتے ہیں کہ اچھا انسان بننے کے لیے یہ بہت اچھا دس نکاتی لائحہ عمل ہے ۔ یہ سچ ہے کہ اگر لوگ ان دس احکام پر عمل کریں تو ایک اچھی معاشرتی زندگی گزار سکتے اور ایک اچھا انسان کہلا سکتے ہیں ۔

لیکن خُدا کا یہ احکام دینے کا کچھ اور مقصد ہے۔ ہمیں یہ احکام صرف ایک اچھا انسان بننے کے لیے نہیں دیے گئے بلکہ خُدا ہمیں ہمیشہ کی زندگی دینے کے لیے ان دس احکام کو استعمال کرنا چاہتا ہے اور اس آخری باب میں ہم اسی بات پر غور کریں گے۔ باب کے آخر تک آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

☆ یہ بتا سکیں کہ خُدا کتنے خوبصورت انداز میں ہمیں دس احکام پر عمل کرنے کا حکم دیتا ہے ؛

☆ یہ بتا سکیں کہ کس طرح یسوعؔ نے دس احکام پر عمل کیا تا کہ ہمیں ہمارے گناہوں سے نجات دے ؛

☆ یہ بتا سکیں کہ کس طرح ایک مسیحی دس احکام پر عمل کر سکتا ہے ۔

جب کوئی شخص آپ کو قوائد وضوابط کی ایک فہرست دیتا ہے تو وُہ اُمید بھی کرتا

ہے کہ آپ اُس پرعمل کریں گے۔ تاہم اُن قوائد وضوابط میں کچھ لچک پائی جاتی ہے کیونکہ آپ کے لیے مکمل طور پر اُن قوائد وضوابط پرعمل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ تاہم وہ شخص اس بات سے مطمین ہوجائیگا کہ کم از کم آپ اُن قوائد وضوابط پرعمل کرنے کی کوشش تو کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر موٹر ہائی وے پر پولیس آپ کو رفتار کی مقررہ حد سے پانچ یا دس کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے زیادہ تیز چلانے کی اجازت دے گی۔ بے شک یہ ٹریفک قوانین کے مطابق تو درست نہیں پھر بھی ٹریفک پولیس اس بات سے مطمین ہوگی کہ آپ نے قانون کا احترام کرنے کی کوشش تو کی۔

لیکن خُدا کا طریقہ کار ایسا نہیں ہے۔ جب وُہ اپنے قوائد وضوابط یعنی دس احکام دیتا ہَے تو وہ چاہتا ہے کہ آپ اُن احکام پر مکمل طور پر عمل کریں۔ بائبل مُقدّس میں خُدا فرماتا ہَے ،" کیونکہ مَیں خُداوند تمہارا خُدا ہُوں۔ اس لیے اپنے آپ کو مُقدس کرنا اور پاک ہونا کیونکہ مَیں قُدّوس ہُوں" (احبار 44:11)۔ پاک یا مقدّس ہونے کا مطلب کامل ہونا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ ایک گناہ بلکہ ایک چھوٹا گناہ بھی خُدا کے نزدیک بہت ہَے ۔ ایک گناہ کرنے کے بعد آپ پاک نہیں رہتے ۔ بائبل مُقدّس کے مصنفین میں سے یعقوب اسے یُوں فرماتے ہیں،" کیونکہ جس نے ساری شریعت پرعمل کِیا اور ایک ہی بات میں خطا کی وُہ سب باتوں میں

قصوروار ٹھہرا اس لیے جس (خُدا) نے یہ فرمایا کہ زِنا نہ کر اُسی نے یہ بھی فرمایا کہ خون نہ کر۔ پس اگر تو نے زِنا تو نہ کیا مگر خون کیا تو بھی تُو شریعت کا عدول کرنے والا ٹھہرا" (یعقوب 2:10-11)۔

ایک اور بات یاد کریں۔ آدم اور حوّا نے باغِ عدن میں صرف ایک حکم کی نافرمانی کی تھی۔ خُدا نے اُنہیں ایک خاص درخت کا پھل کھانے سے منع کیا تھا مگر پھر بھی اُنہوں نے وہ پھل کھایا۔ خُدا نے ایک گناہ کے سبب (جو ہمیں اتنا بُرا نہیں لگتا) اُنہیں باغ عدن سے باہر نکال دِیا اور موت کی سزا بھی سُنا دی۔

1۔ خُدا چاہتا ہے کہ انسان اُس کے احکام کی تعمیل .................... طور پر کرے کیونکہ وہ قدوس خدا ہے۔

2۔ یہاں تک کہ خُدا کے نزدیک .................... گناہ بھی بہت ہے۔

3۔ آدم اور حوّا کو صرف .................... گناہ کے سبب باغ عدن سے باہر نکال دِیا اور موت کی سزا بھی سُنا دی۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 90 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

اس لیے وُہ لوگ جو دس احکام کو صرف اچھا انسان بننے کے لیے دس نکاتی لائحہ عمل کے طور پر استعمال کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ کیا وُہ اُن احکام پر مکمل طور پر پورا اُتر سکتے ہیں؟۔ یقیناً نہیں کیونکہ خُدا نے ان احکام میں کوئی لچک نہیں رکھی۔ اس لیے خُدا کی نظر میں وہ لوگ اچھے نہیں بن سکتے۔

مگر ایک ایسا شخص بھی ہے جس نے خُدا کی شریعت کی پورے طور سے تعمیل کی۔ اور اپنی ساری زندگی ان دس احکام پر پورے طور سے عمل کیا۔ اور وُہ ہے یسوعؔ المسیح جو ہمارا نجات دہندہ ہے۔ یسوع نے گناہوں سے پاک زندگی گزاری اور اُس نے کبھی کوئی ایسا کام جو دس احکام (شریعت) کے خلاف ہوتا کرنے کی خواہش بھی نہ کی۔

آپ یہ کہہ سکتے ہیں، "تو کیا ہُوا؟ اس سے مُجھے کیا فائدہ ہے؟"۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دُنیا میں آپ کے لیے یہ بہت اچھا ہے کہ یسوعؔ نے شریعت کی مکمل طور سے فرمانبرداری کی اور خُدا نے اِسے اس طرح لیا جیسے ہم سب نے شریعت کی مکمل طور سے فرمانبرداری کی۔ یسوعؔ کی پاکیزہ اور کامل زندگی نے خُدا کو مطمئن کر دیا کہ جو کچھ یسوعؔ نے کیا خُدا نے اُسکو اُس راستبازی کے طور پر قبول کیا جس کا مطالبہ وُہ پوری نسل انسانی سے کرتا ہے۔

اسے ذرا اس طرح سوچیں۔ فرض کیا کہ آپ ایک غریب آدمی ہیں اور اچھا لباس نہیں خرید سکتے۔ آپ کو کسی خاص محفل یا بڑی ضیافت میں شرکت کے لیے دعوت نامہ موصول ہو جاتا ہے۔ اُس دعوت نامے میں لکھا ہے کہ "آپ کا لباس موقع کی مناسبت سے دیدہ زیب ہونا چاہیے"۔ اب آپ کس طرح اُس ضیافت میں شریک ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ آپ کے پاس تو اتنا اچھا لباس زیبِ تن کرنے کے لیے نہیں ہے۔ تب آپ کا ایک دوست کہتا ہے۔ "اس ضیافت میں شامل ہونے کے لیے آپ میرا اچھا لباس پہن لیں"۔ اب آپ اُس ضیافت میں شریک ہو سکتے ہیں کیونکہ آپ کے پاس مناسب لباس ہے اگرچہ وُہ آپ کا اپنا نہیں۔

بائبل مقدس میں یسوعؔ المسیح کی کامل اور پاکیزہ زندگی کے بارے میں یوں لکھا ہے کہ یسوعؔ کی کامل زندگی ایسے عمدہ اور دیدہ زیب لباس کی مانند ہے جسے پہن کر ہم خُدا کی اُس ضیافت میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اور بائبل مقدس میں یہ بھی لکھا ہے، "اور تم سب جتنوں نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا مسیح کو پہن لیا" (گلتیوں 27:3)

دراصل یسوعؔ نے اپنی پاکیزہ زندگی ہمیں دے دی تا کہ خُدا کے سامنے اُس زندگی کو ایک لباس کی طرح پہنیں اور اُس نے ہمارے پرانے

| | |
|---|---|
| ؟ | صفحہ 88 کے جوابات: 1۔ مکمل ؛ 2۔ ایک ؛ 3۔ ایک۔ |

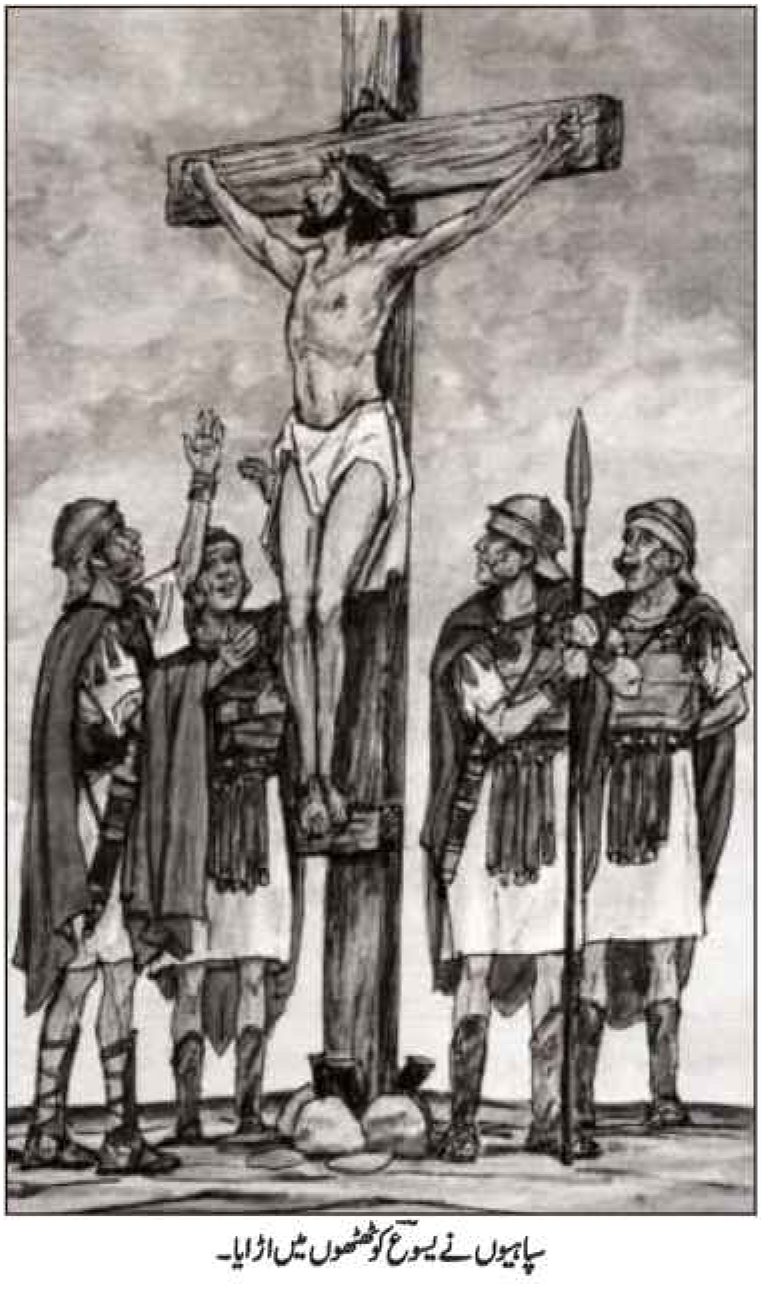

سپاہیوں نے یسوعؔ کو ٹھٹھوں میں اڑایا۔

کپڑے جو گناہ آلود تھے خود پہن لیے۔

ہمارے کپڑے ( ہماری زندگیاں ) گناہوں کے سبب بہت گندے تھے۔ یسوعؔ نے ہمارے گناہوں کو اپنے اوپر لے لیا اور جب خُدا نے اُسے دیکھا تو ہمارے سارے گناہ اُس پر نظر آئے۔ اُس نے ہماری خاطر صلیب پر اپنی جان دے کر ہمارے گناہوں کا فدیہ دے دیا۔ اب خُدا ہم پر نظر کرتا ہے اور جتنوں نے یسوع کی قربانی کو قبول کیا ہے اور اُن کی زندگی کا اختیار یسوع المسیح کے پاس ہے ان میں خدا کو صرف یسوعؔ کی پاک فرمانبرداری دکھائی دیتی ہے جو دس احکام کے عین مطابق ہے اور خُدا ابھی ان زندگیوں سے خوش ہے۔

4۔ لیکن ایک ایسا شخص بھی ہے یعنی یسوعؔ مسیح جس نے خُدا کی شریعت کی پورے طور سے.................... کی۔

5۔ یسوعؔ نے ہمارے.................................. کو اپنے بدن پر لے لیا اور ہماری خاطر صلیب پر اپنی جان دے کر ہمارے گناہوں کا فدیہ دے دیا۔

6۔ خُدا نے یسوعؔ کی موت سے ہمارے.......................... کی سزا پوری کی۔

7۔ جن کی زندگی کا اختیار یسوع کے پاس ہے ان میں خدا کو صرف یسوعؔ کی پاک فرمانبرداری دکھائی دیتی ہے جو........................ کے عین مطابق ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 94 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

اب یہاں کوئی شخص اس کا غلط مطلب بھی لے سکتا ہَے ۔ وُہ یہ بھی کہہ سکتا یا کہہ سکتی ہَے کہ ''چونکہ یسوعؔ نے میری خاطر دس احکام کی فرمانبرداری کی ہَے تو مجھے دس احکام کی فرمانبرداری کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ۔مَیں ہر قسم کا گناہ بھی کر سکتا ہوں اور پھر بھی بچ جاؤں گا۔ ایسا خیال کتنا احمقانہ ہے۔

ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہونے کے لیے ہمیں دس احکام پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں یہ سچ ہَے ۔ بائبل مُقدس میں بار بار اس کے بارے میں فرمایا گیا ہے ''کیونکہ ہر ایک ایمان لانے والے کی راستبازی کے لیے مسیح شریعت کا انجام ہَے'' (رُومیوں 4:10)۔

لیکن جو کوئی یسوعؔ پر ایمان لاتا ہَے یہ کبھی نہیں کہتا کہ '' مَیں ہر قسم کا گناہ کر سکتا ہُوں''۔ سچ تو یہ ہَے کہ ایماندار لوگ بالکل گناہ کرنا نہیں چاہتے۔ ہم یسوعؔ کے بے حد شکرگزار ہیں کہ وُہ ہمارا نجات دہندہ ہَے۔ تو ہم کیوں ایسے کام کریں جنہیں وُہ پسند نہیں کرتا؟۔

ضیافت میں شریک ہونے کے لیے دیدہ زیب لباس والی بات پر ذرا دوبارہ غور کریں۔ کیا آپ ایسے کپڑے پہن کر کیچڑ کے اِردگرد بھاگنا کُودنا شروع کر دیں گے؟ یقیناً نہیں۔ جس شخص نے آپکو اپنا عمدہ لباس دِیا اُس کا شکریہ ادا

کرنے کا یہ کون سا طریقہ ہے؟ یسوعؔ نے اپنا کاملیت کا لباس ہمیں پہنا دِیا ہے۔ وہ اپنی کامل فرمانبرداری کا لباس پہنا کر ہمیں خُدا کے پاس لے آیا ہے۔ ایسا لباس پہن کر ہم کیوں باہر جائیں گے اور گناہوں سے اُس لباس کو آلودہ کریں گے۔

بائبل مُقدّس اسے یوں بیان کرتی ہے، ''جیسا دِن کو دستور ہے شایستگی سے چلیں نہ کہ ناچ رنگ اور نشہ بازی سے۔ نہ زناکاری اور شہوت پرستی سے اور نہ جھگڑے اور حَسد سے بلکہ خُداوند یسوعؔ مسیحؔ کو پہن لو اور جسم کی خواہشوں کے لیے تدبیریں نہ کرو'' (رُومیوں 13:13-14)۔

8۔ ہمیں صرف ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہونے کے لیے دس احکام کی ..................
..................نہیں کرنی۔

9۔ ایماندار لوگ.......................کرنا بالکل پسند نہیں کرتے۔

| | |
|---|---|
| ؟ | صفحہ 92 کے جوابات: 4۔ تعمیل ؛ 5۔ گناہوں ؛ 6۔ گناہوں ؛ 7۔ دس احکام۔ |

10۔ گناہ آلودہ زندگی بسر کرنے کی بجائے ہم.................................................
کے اختیار میں جینا پسند کرتے ہیں۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 96 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

# پانچواں باب
# نظرِ ثانی

خُدا کی شریعت یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ہم پاک ہوں اور دس احکام کی پورے طور سے تعمیل کرتے رہیں۔ اگر آپ سے ایک بھی گناہ ہوجاتا ہے تو آپ ناکام ہیں اور گنہگار ہیں۔ پاک اور کامل ہونے یا بننے میں انسان ناکام رہا۔ لیکن یسوعؔ نے خُدا کی شریعت کی پورے طور پر تعمیل کی اور ہمارے گناہ اپنے اوپر لے لئے اور اپنا عمدہ لباس ہمیں دے دیا یعنی اپنی پاکیزگی ہمیں دے دی۔ صلیبی موت کے وسیلے ہمارے گناہوں کی سزا خود اُٹھائی۔ اب چونکہ یسوعؔ نے ہمیں بچایا ہے تو ضرور ہے کہ ہم اُس کے اختیار میں اپنی زندگی بسر کریں اور جو پاکیزہ لباس اُس نے ہمیں دیا ہے بجائے اس کے کہ گناہ کرکے اس لباس کو گندہ کریں بلکہ اس کی قیادت میں پاکیزہ زندگی گزارتے رہیں۔ یسوعؔ المسیح کے بے حد شکر گزار رہیں کہ اُس نے ہمارے گناہوں کی

خاطر صلیبی موت سہی۔ یوں دس احکام کی تعمیل یسوعؔ کے اختیار میں رہ کر ہوتی رہے گی۔

## پانچویں باب کے لئے امتحان

1۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم اُس کے احکام کی.............................................
پورے طور پر کریں۔

2۔ یہاں تک کہ خُدا کے نزدیک ایک.............................. بھی بہت ہے۔

3۔ صرف ایک شخص جس نے پورے طور سے دس احکام کی تعمیل کی وہ...............
..................ہے۔

4۔ یسوعؔ نے ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لے لیا جب اُس نے
.................. پر اپنی جان دی۔

5۔ خُدا نے............................................ کی موت سے
ہمارے گناہوں کی سزا کو پورا کیا۔

| ؟ | صفحہ 94-95 کے جوابات: 8۔فرمانبرداری ؛ 9۔گناہ ؛ 10۔یسوعؔ مسیح۔ |
|---|---|

6۔اب خُدا ہم پر نظر کرتا ہےَ اور جتنوں نے یسوع کی قربانی کو قبول کیا ہے اور اُن کی زندگی کا اختیار یسوع کے پاس ہے ان میں خدا کو صرف........................ ..................کی فرمانبرداری دکھائی دیتی ہےَ جو دس احکام کے عین مطابق ہے۔

7۔ ہمیں صرف..................................میں داخل ہونے کے لیے دس احکام کی فرمانبرداری نہیں کرنی ہے۔

8۔ ایماندار لوگ..................................کرنا بالکل پسند نہیں کرتے۔

9۔ ..................................زندگی بسر کرنے کی بجائے ہم یسوعؑ المسیح کے اختیار میں جینا پسند کرتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 105 پر ملاحظہ کریں)

# تشریحات

## (مشکل الفاظ کے معنی)

| | |
|---|---|
| خُدا کی شریعت | خُدا کے احکام |
| لَوح | تختی |
| تعمیل کرنا | فرمانبرداری کرنا، ماننا |
| کندہ کیے | کھود کر لکھے |
| فِطری | قدرتی |
| انسانی جبلّت | انسانی فطرت |
| واجب | مناسب |
| غیر واجب | نامناسب |
| ہم آہنگی | اتفاق، ایکا |
| گڑبڑ | خرابی، نقص |
| دس احکام | خُدا کی شریعت میں مرقوم دس حکم |
| اوجھل ہو گئے | نظر نہ آنے لگے |

| | |
|---|---|
| ملامت کی | روکا |
| ضمیر | خدا کا چراغ |
| قصوردار | غلطی کرنے والا |
| قیاس | سوچ |
| بیابان | غیر آباد علاقہ |
| فطری شریعت | وہ شریعت جو انسان کے شعور میں تھی |
| انحصار کرنا | بھروسہ کرنا |
| بے راہ روی | راستہ بھول جانا |
| روش | راستہ |
| نجات دہندہ | نجات دینے والا |
| کرنسی | روپیہ، پیسہ |
| منشیات | نشہ کرنے والی اشیاء |
| زنا کاری | ناجائز جنسی تعلقات |
| چالچلن | کردار |
| بُت پرستی | بُتوں کی پوجا یا عبادت کرنا |

| | |
|---|---|
| برملا | سرِ عام، کھلم کھلا |
| خفیہ | رازداری میں |
| بلوط | ایک قسم کا درخت |
| ایندھن | جلانے کی لکڑی |
| سلگا کر | جلا کر |
| خفگی | غصہ، ناراضگی |
| پرستش | عبادت |
| مکروہ | ناپاک |
| پیروکار | پیروی کرنے والے یا شاگرد |
| تنبیہ | ملامت، آگاہی |
| قلم بند کیے | تحریر کیے |
| بے جا استعمال | بلا وجہ استعمال |
| منسلک ہونا | جُڑا ہونا |
| خردمند | حکمت والا |
| دھیما | نرم |

| | |
|---|---|
| شفقت | مہربانی |
| تقصیر | گناہ،خطا |
| چوتھی پشت | چوتھی نسل |
| غیور | غیرت والا |
| عیاں کرنا | واضح کریں |
| سبت | سنیچر وار |
| احسن طریقے | ٹھیک طور سے |
| قائدے | اصُول |
| صاحبِ اختیار | اختیار والے |
| پاسٹر | مسیحی مذہبی راہنما |
| راہگیر | سڑک کے کنارے چلنے والے |
| نادان | بے وقوف |
| فرمانبرداری | حکم ماننا |
| خون کرنا | جان سے مار ڈالنا،قتل کرنا |
| مترداف | برابر |

| | |
|---|---|
| دورانیہ | مدّت |
| جسمانی اذیت | جسمانی تکلیف |
| حکم کی خلاف ورزی | حکم نہ ماننا |
| فحش | گندی |
| کلیسیاء | ایمانداروں مسیحیوں کی جماعت |
| حتی المقدور | ہر ممکن کوشش |
| شادی کا بندھن | نکاح |
| جیون ساتھی | زندگی کا ساتھی<br>شوہر اور بیوی زندگی کے ساتھی ہوتے ہیں ۔ |
| نیک نامی | اچھے کردار کی مشہوری |
| ساکھ | عزت |
| وراثت | ماں باپ اور خاندان کی طرف سے<br>ملنے والی جائیداد۔ |
| وصیت | وہ تحریر جس میں مرنے سے پہلے جائیداد یا<br>دیگر امور سے متعلق ہدایات لکھ دی جاتی ہیں ۔ |
| ملکیت | کسی چیز کے مالک ہونا |

| | |
|---|---|
| گھنونے | گندے |
| انکشاف | ظاہر کرنا |
| حلف | اقرار، وعدہ |
| عزت پر کیچڑ اُچھالنا | بےعزتی یا بدنامی کرنا |
| تاکستان | باغ |
| قناعت پسندی | کسی چیز کو حاصل کر کے خوش اور آسودہ ہو جانا، مطمئن ہو جانا |
| ساکھ یا نیک نامی پر دھبہ لگانا | عزت دار آدمی کی بےعزتی کرنا |
| انداز | طریقہ |
| قوائد وضوبط | اصُول اور قانون |
| قدوس | پاک |
| دیدہ زیب | جو آنکھوں کو بہت اچھا لگے |
| زیب تن کرنا | پہننا |
| شائستگی | سادگی |

# امتحانات کے جوابات

پہلے باب کے امتحانی جوابات (صفحہ 18-19)

1۔فطرت ؛ 2۔گناہ ؛ 3۔موسیٰ ؛ 4۔تحریری ؛ 5۔پگڈنڈی ؛ 6۔آئینے ؛
7۔راہنما۔

دوسرے باب کے امتحانی جوابات: (صفحہ 43-44)

1۔چار ؛ 2۔خُدا ؛ 3۔پہچاننا،اقرار ؛ 4۔بت پرستی ؛ 5۔تعمیل ؛ 6۔باپ ؛
7۔عزت وتعظیم ؛ 8۔آرام ؛ 9۔کلام۔

تیسرے باب کے امتحانی جوابات : (صفحہ 63-65)

1۔خُدا ؛ 2۔باپ،ماں ؛ 3۔حکومت ؛ 4۔خُدا کا خادم ؛ 5۔فرمانبرداری ؛ 6۔جان ؛
7۔نجات دہندہ ؛ 8۔نقصان(دکھ) ؛ 9۔ناراض ؛ 10۔پوری ؛ 11۔جیون ساتھی ؛
12۔گناہ ؛ 13۔مخلص،وفادار ؛ 14۔نعمت۔

چوتھے باب کے امتحانی جوابات: (صفحہ 83-84)

1۔خُدا ؛ 2۔دے ؛ 3۔خُدا ؛ 4۔ساکھ(نیک نامی) ؛ 5۔تحفظ ؛ 6۔خواہش ؛
7۔غلطی ؛ 8۔لالچ ؛ 9۔خوش(آسودہ)۔

پانچویں باب کے امتحانی جوابات: (صفحہ 96-97)

1۔تعمیل ؛ 2۔گناہ ؛ 3۔یسوعؔ مسیح ؛ 4۔صلیب ؛ 5۔یسوعؔ ؛ 6۔یسوعؔ ؛
7۔ہمیشہ کی زندگی ؛ 8۔گناہ ؛ 9۔گناہ آلودہ۔

یسوعؔ ہم سے پیار کرتا ہے اور ہماری حفاظت کرنے کا وعدہ بھی کرتا ہے۔

# آخری امتحان

مُبارک ہو! آپ نے اپنی کتاب ''خُدا کی شریعت'' کا مطالعہ ختم کر لیا ہے اس کتاب کو دوبارہ پڑھیں اور غلطیوں کی نظرِثانی کریں جو آپ نے پانچوں ابواب کے امتحانات میں کیں۔اُن مقاصد کی بھی نظرِثانی کریں جو ہر باب کے شروع میں درج ہیں۔جب آپ کو یقین ہو جائے کہ آپ اس کتاب میں موجود تمام مقاصد کو سمجھ چکے ہیں تو اب آپ آخری امتحان کے لیے تیار ہیں۔

کتاب کو دیکھے بغیر آخری امتحان کو مکمل کریں۔جب آپ اُسے ختم کر لیں تو آخری امتحانی صفحات کو کتاب میں دیئے گئے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک ارسال کر دیں یا متعلقہ شخص کو دے دیں۔

نوٹ: آپ تعلیمات بائبل مُقدّس کی سلسلہ وار اَور کتب بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

خُدا کی شریعت

# آخری امتحان

1۔ جب خُدا نے انسان کو خلق کِیا تو اپنی شریعت پہلے سے ہی اسکی زندگی میں رکھی ، لیکن ہمارے............................ کے کیچڑ نے اسے اتنا گندا کر دِیا کہ ہم اپنی زندگی میں موجود شریعت پر عمل کرنے میں ناکام رہے۔

2۔ خُدا نے شریعت کو پتھر کی دو لَوحوں پر تحریر کیا جو اُس نے ............................ نام ایک شخص کے وسیلے ہمیں دیں۔

3۔ شریعت ایک............................ کی طرح ہے تا کہ نسلِ انسانی کو اُس کی حدُود یعنی راستہ دکھا سکے۔

4۔ شریعت ایک ............................ کی طرح ہے تا کہ ہمیں یہ دکھائے کہ ہم کتنے گناہگار ہیں اور ہمیں ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔

5۔ شریعت مسیحیوں کے لیے ایک ............................ کی طرح ہے تا کہ وُہ خُدا کی مرضی کے مطابق اس زمین پر اپنی زندگی بسر کریں۔

6۔ شریعت کی پہلی............................ ہمیں بتاتی ہے کہ خُدا کے متعلق ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے۔

7۔ ہم خُدا کی عزت و تعظیم، محبت اور بھروسے کا اظہار اُس کے حکموں کی

..................کرنے سے کر سکتے ہیں۔

8۔ خُدا کے نام کا صحیح استعمال کرنے سے ہمیں اس بات کا اظہار کرنا ہے کہ ہم یہ .................. رکھتے ہیں کہ وُہ ہمارا نجات دہندہ، یسوعؔ المسیح کا باپ ہَے۔

9۔ ہم چوتھے حکم کی تعمیل خُدا کا .................. پڑھنے، سننے، سیکھنے اور اُس پر عمل کرنے سے کرتے ہیں۔

10۔ جب ہم اُن لوگوں کی فرمانبرداری کرتے ہیں جنہیں خُدا نے ہم پر اختیار دِیا ہَے تو ہم .................. کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔

11۔ کسی معقول وجہ کے بغیر کسی سے .................. ہونا غلط ہَے۔

12۔ زنا کاری کا مطلب ہے کہ اپنے .................. کے علاوہ کسی غیر مرد یا عورت کے ساتھ جنسی تعلقات رکھنا۔

13۔ جو کچھ ہمارے پاس ہَے سب .................. کا دِیا ہُوا ہَے۔

14۔ آپ کی .................. اس زمین پر خُدا کی طرف سے عطا کردہ عظیم تحفوں میں سے ایک ہَے۔

15۔ لالچ کا مطلب درحقیقت اُس چیز کو حاصل کرنے کی .................. کرنا ہَے جو ہم جانتے ہیں کہ وُہ ہماری نہیں ہو سکتی۔

16۔لالچ خُدا کے خلاف گناہ ہے کیونکہ یہ خُدا پر الزام لگانے کے مترادف ہے کہ اُس نے کوئی چیز آپ کو دینے کی بجائے کسی دوسرے کو دے کر .................... کی ہے۔

17۔ لالچ اکثر دوسرے ........................................ کو جنم دیتا ہے۔

18۔ خُدا چاہتا کہ ہم اُس کے حکموں کی ........................................ پورے طور سے کریں۔

19۔ یہاں تک کہ خُدا کے نزدیک ایک .............................. بھی بہت ہے۔

20۔ یسوعؔ نے ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لے لیا اور اُس نے .................... پر اپنی جان دی۔

21۔خُدا نے .............................. کی صلیبی موت سے ہمارے گناہوں کی سزا کو پورا کیا۔

22۔اب خُدا ہم پر نظر کرتا ہے اور جتنوں نے یسوع کی قربانی کو قبول کیا ہے اور اُنکی زندگی کا اختیار یسوع کے پاس ہے ان میں خدا کو صرف .................... .................... فرمانبرداری دکھائی دیتی ہے جو دس احکام کے عین مطابق ہے۔

23۔ .............................. زندگی بسر کرنے کی بجائے ہم یسوعؔ المسیح کے اختیار میں جینا پسند کرتے ہیں۔

برائے مہربانی درج ذیل معلومات تحریر کریں۔

نام: ........................................ عمر ........................................

فون نمبر ........................................ تعلیمی قابلیت ........................................

پتہ: ........................................................................................

........................................................................................

........................................................................................

........................................................................................

برائے مہربانی کورس سے متعلق اپنی رائے کا اظہار، شخصی گواہی اور کتاب کو پڑھنے کے وسیلہ سے زندگی میں کیا تبدیلی رونما ہوئی بیان کریں۔

........................................................................................

........................................................................................

........................................................................................

........................................................................................

........................................................................................

........................................................................................

........................................................................................

........................................................................................

........................................................................................

تعلیمات بائبل مقدّس
کی سلسلہ وار کتب

یہ کورس
درج ذیل کتب پر مشتمل ہیں

1۔ یسوع المسیح

2۔ بائبل مقدس کا تعارف

3۔ الٰہی تجسم

4۔ یسوع مسیح کی موت اور اُسکا جی اُٹھنا

5۔ مسیحی کیا ایمان رکھتے ہیں

6۔ خُدا کا منصوبہ دُنیا کیلئے

7۔ یوناہ کا چناؤ

8۔ یسوع المسیح کی تعلیمات

9۔ جینے کی آزادی

10۔ یسوع المسیح خُداوند ہے

11۔ تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے

12۔ خُدا کی شریعت

تعلیمات بائبل مُقدّس کی سلسلہ وار کُتب کے
اضافی کورس اس کتاب کے آخری
صفحہ پر درج پتہ پر میسر ہیں

بائبل کارسپانڈنس اینڈ ٹیچنگ سکول
پوسٹ بکس#6
ساہیوال 57000

Printed in Pakistan